(تیرھواں شمارہ)

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

گوھرِ حکمت

سیرتِ امام محمد باقر علیہ السلام

یا محمد بن علی ایہا الباقر علیہ السلام

(اقتباس از: منتہی الآمال ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ)

التماس سورہ فاتحہ برائے مرحوم ولایت حسین اے وی ڈی

GIP
Green Island Publications
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (تیرہواں شمارہ)

سیرتِ امام محمد باقر علیہ السلام

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	سیرتِ امام محمد باقر علیہ السلام
اقتباس از	:	منتہی الآمال ۔ احسن المقال
تصحیح	:	حجۃ الاسلام مولانا غلام رضا روحانی
		حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی
کمپوزنگ	:	سیّد شاہ میر شاہ الحسینی
ڈیزائنر	:	علی رضا بھانجی
تاریخ اشاعت	:	ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحارالأنوار، جلد ۷۵، ص ۳۷۹)

التماسِ سورۂ فاتحہ

- مرحوم محمد تقی راشد
- مرحومہ مریم پٹیل
- مرحوم فدا حسین عبدالکریم
- مرحومہ خیر النساء
- مرحوم عباس علی حبیب
- مرحوم علی محمد داؤد مُکھی
- مرحوم محمد علی مُکھی
- مرحومہ زہرہ بائی دختر داؤد مُکھی
- مرحوم فدا حسین علی بھائی منجی
- مرحوم رمضان علی نور محمد راجپر
- مرحومہ ممتاز بانو زوجہ اقبال علی لیلانی
- مرحوم عبدالحسین راجانی
- مرحومہ نرگس بانو راجانی
- مرحوم محمد علی راجانی
- مرحوم شوکت علی منجی
- مرحوم مجتہدین وعلماء
- مرحوم وزیر علی چارانیا
- مرحوم رجب علی جعفر علی پولا
- مرحومہ خیر النساء راؤجانی زوجہ حسن علی راؤجانی
- مرحومہ سیدہ رباب خاتون جعفری بنت مرحوم سید شمیم رضا جعفری
- مرحوم روشن علی لیلانی
- مرحومہ شمیم محمد حسین ماؤجی
- مرحوم احمد عبدالکریم
- مرحوم حسین فضل
- مرحومہ لیلٰی فدا حسین
- مرحومہ رضیہ بانو زوجہ قاسم علی دیوجانی
- مرحوم داؤد علی مُکھی
- مرحومہ آمنہ بائی جعفر علی سلیمان
- مرحومہ رحمت بائی دختر داؤد مُکھی
- مرحوم شعبان علی ابن فدا حسین منجی
- مرحوم اکبر علی یعقوب علی پاداسی
- مرحومہ سکینہ بانو زوجہ عبدالحسین راجانی
- مرحومہ سکینہ محبوب پیر بائی
- مرحوم وزیر علی چارانیا
- مرحوم محمد جعفر کھانڈ والا
- مرحوم محسن علی ہیمانی
- مرحومہ نرگس بانو راجانی
- مرحوم محمد علی راجانی
- مرحوم رحمٰن علی پریم جی
- پیار علی راؤجانی کے مرحوم دوستوں کے لیے
- مرحوم اکبر علی لیلانی
- مرحومہ گلشن بانو لیلانی

- مرحومہ مریم بائی پنجوانی
- مرحوم مشتاق احمد دھارسی
- مرحوم سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)
- مرحومہ نرگس بانو راجانی
- مرحوم وزیر علی چارانیا
- مرحومہ معصومہ بائی فدا حسین ویرانی
- مرحومہ سکینہ بائی بنت جعفر میگھجی
- مرحوم حسین علی قاسم اوران کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم ڈاکٹر تہذیب کے والدین اور اُن کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم نذر علی حاجی ہیرجی اوران کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحومہ معصومہ غلام حسین ڈوڈیا اوران کے خاندان کے تمام مرحومین
- راوجانی خاندان کے تمام مرحومین
- نورانی خاندان کے تمام مرحومین
- کرمانی اور پیر بائی خاندان کے تمام مرحومین
- فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم غلام حسین جان محمد اوران کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم محمد عسکری دیوجانی کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحومہ شیر بانو بنت مہر علی ڈوڈیا اوران کے خاندان کے تمام مرحومین
- لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین (کمیل لاکھانی)
- لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین (محمد علی بادامی)
- لیلانی، دھارسی، مرچنٹ اور پونا والا کے خاندان کے تمام مرحومین
- لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین (عارف بھائی)

- مرحوم برکت علی پنجوانی
- مرحومہ رشیدہ بانو دھارسی
- مرحوم محمد علی راجانی
- مرحوم فدا حسین یوسف علی ویرانی
- مرحومہ آمنہ بائی غلام حسین ویرجی
- مرحومہ منصورہ فدا حسین ویرانی
- مرحوم شیخ محمد سلیمان ابن محمد علی
- حسینی خاندان کے تمام مرحومین
- سومانی خاندان کے تمام مرحومین
- لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
- بھوجانی خاندان کے تمام مرحومین
- منجی خاندان کے تمام مرحومین
- ہیمانی خاندان کے تمام مرحومین
- نایانی خاندان کے تمام مرحومین
- کھانڈ والا خاندان کے تمام مرحومین
- وردی والا خاندان کے تمام مرحومین
- بادامی خاندان کے تمام مرحومین
- لیلانی خاندان کے تمام مرحومین
- چارانیا خاندان کے تمام مرحومین
- کُل مرحومین ومومنات
- تمام مرحوم مومنین اور مومنات
- بندہ خدا کے خاندان کے تمام مرحومین

- مرحومہ خورشید بانو بنت غلام حسین ڈوڈیا اوران کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم اکبر علی پیتھا، مرحومہ زینب پیر بائی باوا اور اُن کے خاندان کے تمام مرحومین
- مرحوم رحیم علی پیر بائی، مرحومہ مہر النساء حسن علی جی گوکل اور انکے خاندان کے تمام مرحومین

فہرست

پیش لفظ 7

پہلی فصل: والادت،اسم گرامی،کنیت اور القاب 8

ولادت باسعادت: 8

عظمت والدۂ گرامی امام محمد باقر علیہ السلام: 8

امام معصوم علیہ السلام کی ولادت کی کیفیت: 9

اسم،کنیت اور القاب مبارکہ: 10

لقب باقر کے بارے میں علماء کے اقوال: 13

نقش انگشتر: 14

دوسری فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کے مکارم اخلاق اور مختصر فضائل ومناقب 14

۱۔علم امام محمد باقر علیہ السلام: 15

۲۔خدا کی بارگاہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی گریہ وزاری: 18

۳۔ہمیشہ ذکر الہیٰ میں مشغول رہنا: 18

۴۔خدا کی راہ میں انفاق کرنا: 19

امام محمد باقر علیہ السلام کے مناقب اور فضائل میں کچھ روایات: 21

۱۔کسب معاش کی اہمیت اور اپنا بوجھ دوسروں پر نہ ڈالنا: 21

۲۔پوری دنیا کی صلاح دو باتوں میں: 23

۳۔ تشیع جنازہ کی اہمیت: 23

۴۔رضائے الہیٰ کے آگے سر تسلیم خم: 25

۵۔ماتحت افراد کے کاموں میں ہاتھ بٹانا: 25

٦۔مومن کی حاجت روائی: 25

۷۔اہل بیت علیہم السلام کی محبت کا اثر: 26

تیسری فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کے معجزات 28

پہلا معجزہ: نور امامت بصیرت رکھنے والوں کے لئے: 28

دوسرا معجزہ: ہمارا کوئی عمل امامؑ سے پوشیدہ نہیں: 28

تیسرا معجزہ: مردوں کا آپؑ کے معجزہ سے حاضر ہونا: 29

چوتھا معجزہ: جس کا تعلق سونے کی تھیلیوں سے ہے: 30

پانچواں معجزہ: امام عین اللہ کا مصداق: 32

چھٹا معجزہ: ان دلائل کا بیان جو عمر بن حنظلہ نے آپ سے دیکھے: 32

ساتواں معجزہ: آسمان سے حضرتؑ کے لئے انگور اور لباس کا آنا: 34

آٹھواں معجزہ: حضرتؑ کا ابو بصیر کو بینا کرنا اور پھر دوبارہ اسی حالت کی طرف پلٹانا: 35

نواں معجزہ: بیابان میں حضرتؑ کا چکور کے لئے پانی نکالنا: 35

دسواں معجزہ: آپؑ کا غیب کی خبر دینا 36

چوتھی فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کے بعض مواعظ اور حکمت آمیز کلمات 39

پانچویں فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں اور وہ چیزیں جو آپؑ اور آپؑ کے مخالفین کے درمیان واقع ہوئیں. 54

عیسائی راہب کے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوالات: 60

شہر مدین کے لوگوں کا امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ برتاؤ: 63

چھٹی فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ 68

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ''گوہر حکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب ''سفینۃ البحار'' کے مصنف، ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ کی کتاب ''احسن المقال'' سے اقتباس لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں شیخ عباس قمیؒ نے چہاردہ معصومینؑ کی سیرت کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے اور ساتھ ہی رحلت رسولؐ کے بعد کے خلفاء اور اس دور کی مختلف مشہور شخصیات کے حالات کو بھی بیان کیا ہے۔ اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے بعض مقامات پر اردو ترجمے میں بعض اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی، مولانا مصطفی علی وکیل، مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی فصل: ولادت، اسم گرامی، کنیت اور القاب

ولادت باسعادت:

آپؑ کی ولادت باسعادت پیر کے دن تین صفر یا پہلی رجب ۵۷ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ واقعہ کربلا میں موجود تھے اور اس وقت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک چار سال تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام تھیں کہ جنہیں ام عبداللہ کہتے تھے، اور آپ علوی بین علویین ہیں یعنی آپ وہ ہستی ہیں جن کے والد بھی علوی ہیں اور جن کی والدہ بھی علوی ہیں اسی لئے آپ کو ابن الخیر تین بھی کہا جاتا ہے یعنی دو بہترین ماں باپ کے بیٹے۔

عظمت والدۂ گرامی امام محمد باقر علیہ السلام:

محمد بن یعقوب کلینی نے کتاب کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

كَانَتْ أُمِّي قَاعِدَةً عِنْدَ جِدَارٍ فَتَصَدَّعَ الْجِدَارُ وَ سَمِعْنَا هَدَّةً شَدِيدَةً فَقَالَتْ بِيَدِهَا لَا وَ حَقِّ الْمُصْطَفَى مَا أَذِنَ اللهُ لَكَ فِي السُّقُوطِ فَبَقِيَ مُعَلَّقاً فِي الْجَوِّ حَتَّى جَازَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ[1]

ایک دن میری والدہ ایک دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ اچانک ہم نے دیوار سے زور دار آواز سنی اور دیوار اپنی جگہ سے اُکھڑنے لگی اور قریب تھا کہ زمین پر گر پڑے کہ میری والدہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور دیوار سے فرمایا کہ حق

---

۱. الكافی (ط - الإسلامية)؛ ج۱؛ ص۴۶۹.

مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم! خدا نے تجھے گرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ پس وہ دیوار زمین وفضا کے درمیان معلق ہوگئی، یہاں تک کہ میری والدہ دیوار کے نیچے سے نکل آئیں۔ پس میرے والد امام زین العابدین علیہ السلام نے سو اشرفیاں میری والدہ کی جانب سے صدقہ میں دیں۔

نیز راوی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ ایک دن آپ نے اپنی جدہ ماجدہ یعنی امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ کو یاد کیا اور فرمایا:

كَانَتْ صِدِّيقَةً لَمْ تُدْرَكْ فِي آلِ الْحَسَنِ امْرَأَةٌ مِثْلُهَا.[۲]

کہ میری دادی صدیقہ تھیں اور اولاد امام حسن علیہ السلام میں سے کوئی خاتون میری دادی کی جیسی نہیں تھی یعنی اولاد امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام میں جتنی مستورات تھیں ان میں بے مثل وبے نظیر تھیں۔

امام معصوم علیہ السلام کی ولادت کی کیفیت:

اسانید معتبرہ کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب آئمہ طاہرینؑ میں سے کسی کی والدہ کسی امام سے حاملہ ہوتی ہیں تو وہ اس حمل کے پورے دن سستی اور غشی محسوس کرتی ہیں، پس وہ عالم خواب میں ایک شخص کو دیکھتی ہیں جو انہیں عقلمند ودانا اور بردبار فرزند کی بشارت دیتا ہے۔ جب وہ خواب سے بیدار ہوتی ہیں تو اپنی دائیں جانب مکان کے گوشہ سے آواز سنتی ہیں کہ جس کے کہنے والے کو وہ نہیں دیکھ سکتیں جو کہتا ہے کہ آپ اہل زمین میں سب سے بہتر فرد کی حاملہ ہوئی ہیں، آپ کی بازگشت خیر وسعادت کی طرف ہے اور آپ بہترین فرد کو اس دنیا میں لانے والی ہیں آپ کو بشارت ہو دانا اور بردبار بیٹے کی۔ اس کے بعد وہ اپنے بدن میں بوجھ اور گرانی محسوس نہیں کرتی یہاں تک کہ آپ کے حمل کے نو مہینے گزر جاتے ہیں اور اس موقع پر وہ بہت سے ملائکہ

---

۲. الكافي (ط - الإسلامية)؛ ج۱؛ ص۴۶۹.

کی آوازیں اپنے گھر سے سنتی ہیں اور جب ولادت کی رات ہوتی ہے تو وہ اپنے گھر میں ایسا نور دیکھتی ہیں کہ جسے امام کے آباء واجداد کے علاوہ کوئی نہیں دیکھ سکتا، پس امام مربع شکل میں بیٹھے ہوئے شکم مادر سے باہر آتا ہے اور امام کا سر (عام بچوں کی طرح) نیچے کی طرف نہیں ہوتا بلکہ جب امام زمین پر آتا ہے تو وہ اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر کر تین مرتبہ چھینکتا ہے اور چھینکنے کے بعد اپنی انگلی کے اشارے سے الحمد اللہ کہتا ہے اور امام ختنہ شدہ ناف بریدہ پیدا ہوتا ہے اور خون و کثافت سے آلودہ نہیں ہوتا، اور اس کے اگلے دانت اُگے ہوئے ہوتے ہیں اور تمام رات دن اس کے چہرہ اور ہاتھوں سے سونے کی طرح زرد نور ساطع ہوتا رہتا ہے۔[3]

اسم، کنیت اور القاب مبارکہ:

حضرت کا نام نامی محمد، کنیت ابو جعفر اور القاب شریفہ باقر، شاکر اور ہادی ہیں۔ اور آپ کا سب سے زیادہ مشہور لقب باقر ہے اور یہ وہی لقب ہے کہ جس لقب سے سرکار رسالتؐ نے آپ کو ملقب فرمایا تھا، جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ وَ كَانَ رَجُلًا مُنْقَطِعاً إِلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ كَانَ يَقْعُدُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ص وَ هُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ

جابر بن عبداللہ انصاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے آخری صحابی بچے تھے جو ہم اہل بیت علیہم السلام سے پوری طرح متمسک تھے۔ وہ کالا عمامہ پہنے مسجد نبوی میں بیٹھا کرتے تھے اور پکارا کرتے تھے یا باقر العلم یا باقر العلم۔ جابر کی یہ پکار سن کر اہل مدینہ جابر کو دیوانہ کہنے لگے لیکن جابر ان کے جواب میں کہتے تھے:

---

۳. الکافی (ط۔ الإسلامیة)، ج۱، ص: ۳۸۸.

لَا وَ اللهِ مَا أَهْجُرُ وَ لَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ص يَقُولُ إِنَّكَ سَتُدْرِكُ رَجُلًا مِنِّي اسْمُهُ اسْمِي وَ شَمَائِلُهُ شَمَائِلِي يَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْراً فَذَاكَ الَّذِي دَعَانِي إِلَى مَا أَقُولُ

نہیں خدا کی قسم! میں ہذیان نہیں بک رہا بلکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے جابر! تم ایک ایسے شخص سے ملاقات کروگے جو مجھ سے ہوگا اس کا نام میرے نام پر اور اس کے شمائل میرے شمائل ہوں گے۔ وہ علم کو شگافتہ کرنے والا (باقر العلم) ہوگا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی وعدہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اس باقر العلم کو پکاروں۔

پھر امام فرماتے ہیں کہ جابر ایک دن مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہے تھے کہ ایک گلی میں ایک نوجوان پر جابر کی نظر پڑی۔ رُک کر اس نوجوان کو صدا دی اور کہا ذرا میرے نزدیک آؤ۔ وہ نوجوان قریب آیا پھر جابر نے کہا ذرا پیچھے پھر وہ نوجوان پیچھے پھرا یہ دیکھ کر جابر نے کہا:

شَمَائِلُ رَسُولِ اللهِ ص وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف وشمائل ہیں۔ پوچھا اے نوجوان تیرا نام کیا ہے؟ کہا میرا نام محمد بن علی بن الحسین علیہم السلام ہے۔ یہ سنتے ہی جابر اس نوجوان کے قریب ہوئے اور اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہتے تھے:

بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَبُوكَ رَسُولُ اللهِ ص يُقْرِئُكَ السَّلَامَ [۴]

میرے ماں باپ آپؑ پر قربان۔ آپؑ کے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ پر سلام بھیجا ہے۔

شیخ صدوق نے عمر بن شمر سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے جابر بن یزید جعفی سے سوال کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو باقر کیوں کہتے ہیں؟ تو جابر جعفی نے جواب دیا:

---

۴. الکافی (ط- الإسلامية)، ج۱، ص:۴۷۰.

لِأَنَّهُ بَقَرَ الْعِلْمَ بَقْراً أَيْ شَقَّهُ شَقّاً وَ أَظْهَرَهُ إِظْهَاراً

کیونکہ امام محمد باقر علیہ السلام علم کو بہ حد کمال شگافتہ کرنے والے ہیں اور علم کو بالکل واضح اور آشکار ظاہر کرنے والے ہیں۔ پھر جابر جعفی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے جابر! تو زندہ رہے گا، یہاں تک کہ ملاقات کرے گا، میرے بیٹے محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے جس کا نام تورات میں باقر کے نام سے مشہور ہے۔ پس جب تیری اس سے ملاقات ہو تو میری طرف سے اسے سلام پہنچانا۔ (عرصہ گذرنے کے بعد) جابر بن عبداللہ نے حضرت کو مدینہ کے ایک کوچہ میں دیکھا تو کہنے لگے اے صاحبزادے! آپ کون ہیں؟ فرمایا میں محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہوں۔ جابرؓ نے کہا اے صاحبزادے! میری طرف رخ کیجئے۔ شہزادے نے ان کی طرف رخ پھیرا۔ کہا کہ ذرا پشت پھریئے۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد جابر کہنے لگے رب کعبہ کی قسم! یہی شمائل و خصائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، اے صاحبزادے! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے۔ جواب میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

عَلَى رَسُولِ اللهِ السَّلَامُ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ وَعَلَيْكَ يَا جَابِرُ بِمَا بَلَّغْتَ السَّلَامَ

جب تک آسمان و زمین باقی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو اور آپ پر بھی سلام ہو، اے جابر، کہ آپ نے حضرت کا سلام پہنچایا ہے پس جابر امام کو دیکھتے جاتے تھے اور زبان سے کہتے جاتے تھے "یا باقر یا باقر یا باقر" اور پھر کہتے ہیں:

أَنْتَ الْبَاقِرُ حَقّاً أَنْتَ الَّذِي تَبْقُرُ الْعِلْمَ[5]

آپ ہی بتحقیق باقر ہیں آپ ہی وہ ہستی ہیں جو علم کو بہ حد کمال شگافتہ کرنے والی ہے۔

---

۵. علل الشرائع، ج۱، ص: ۲۳۳.

لقب باقر کے بارے میں علماء کے اقوال:

علماء کہتے ہیں کہ حضرت کو" باقر"اس لئے کہتے ہیں چونکہ آپ علوم اولین و آخرین کو شگافتہ کرنے والے تھے اور آپ کا دل علم و دانش کا وسیع سمندر اور جاری چشمہ ہے۔

سبط ابن جوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ الخواص میں لکھا:

انما سُمِّیَ الباقر من کثرۃ سجودہ، من بَقَرَ السجود جِبْهتَه ای فتحها و وسعها[6]

یعنی سجدہ نے آپ کی جبین مبارک کو شق اور کشادہ کر دیا۔

اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کو کثرت علم کی وجہ سے باقر کہتے ہیں، اور ابن حجر ہیثمی جو کہ شیعوں سے خاص تعصب اور عناد رکھتے ہیں، انہوں نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں:

أبو جعفر محمد الباقر ، سمی بذلك من بقر الأرض أی شقّها، وأثار مخبئاتها ومكامنها، فلذلك هو أظهر من مخبئات كنوز المعارف، وحقائق الأحكام والحكم واللطائف ما لا يخفى إلا على منطمس البصيرة، أو فاسد الطوية والسريرة، ومن ثمّ قيل فيه هو باقر العلم وجامعه، وشاهر علمه، ورافعه ... عمرت أوقاته بطاعة الله،[7]

ابو جعفر محمد الباقر علیہ السلام کا لقب باقر، بقر الارض سے مشتق ہے یعنی زمین کو شگافتہ کرنے والا اور اس میں پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرنے والا اور اسی وجہ سے امامؑ کو باقر کہا گیا کہ آپ نے معارف کے ایسے خزانے اور احکام کے ایسے حقائق و نکات جو چھپے ہوئے تھے ظاہر کر دیئے جو سوائے بجھی ہوئی بصیرت اور خراب و فاسد باطن

---

۶. تذکرۃ الخواص، ص ۳۴۶.

۷. ابن حجر، الصواعق المحرقة، ص ۲۰۱.

والے شخص کے علاوہ کسی پر مخفی نہیں اور اسی وجہ سے باقر کہا گیا ہے کہ وہ باقرالعلم اور علم کا احاطہ کرنے والے اور علم کو واضح وبلند کرنے والے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی اطاعت الٰہی میں گزار دی۔

نقش انگشتر:

آپ کے نگینہ کا نقش ''العزۃ للہ یاالعزۃ للہ جمیعا'' تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ اپنے جد امجد امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی ہاتھ میں پہنتے تھے کہ جس کا نقش ''ان اللہ بالغ امرہ'' تھا اور اس کے علاوہ بھی روایت ہے لیکن ان روایات کے درمیان کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ آپ کے پاس کئی انگوٹھیاں ہوں کہ جن میں سے ہر ایک پر ایک علیحدہ نقش معین ہو۔

دوسری فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کے مکارم اخلاق اور مختصر فضائل ومناقب

کسی غور وفکر کرنے والے اور باانصاف شخص پر مخفی اور پوشیدہ نہیں کہ جو اخبار وآثارِ علوم دین، تفسیر قرآن، فنون آداب واحکام حضرت سے روایت ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ کسی کی عقل وفکر میں سما سکیں۔ امام کے زمانے میں باقی ماندہ صحابہ وتابعین اور روساء وفقہاء مسلمین ہمیشہ حضرت کے علم سے روشنی حاصل کرتے اور آنحضرت کے علم وفضل کی کثرت کو بطور ضرب المثل بیان کرتے تھے۔

''یَا بَاقِرَ العِلمِ لِأَهلِ التُّقیٰ وَخَیرَ مَن لَبّیٰ عَلَی الجَبَلِ''

ترجمہ: اے اہل تقویٰ کے لئے علم شگافتہ کرنے والے اور اے ان لوگوں میں سب سے بہتر کہ جنہوں نے مکہ کے راستہ کے پہاڑوں پر لبیک کہا۔

۱۔ علم امام محمد باقر علیہ السلام:

شیخ مفید سند کے ساتھ عبداللہ بن عطا مکی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا تھا:

مَا رَأَيْتُ الْعُلَمَاءَ عِنْدَ أَحَدٍ قَطُّ أَصْغَرَ مِنْهُمْ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ مَعَ جَلَالَتِهِ فِي الْقَوْمِ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَنَّهُ صَبِيٌّ بَيْنَ يَدَيْ مُعَلِّمِهِ [8].

میں نے علماء کو کسی کے سامنے اتنا حقیر اور چھوٹا نہیں دیکھا تھا جتنا کہ امام باقر علیہ السلام کے سامنے دیکھا ہے۔ میں نے حکم بن عتیبہ کو دیکھا کہ کثرت علم و جلالت و عظمت شان کے باوجود، جو اسے اپنی قوم میں حاصل تھی، جب وہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے زانوئے ادب طے کرتا تو اس طرح معلوم ہوتا جیسے طفل مکتب اپنے استاد کے سامنے ہو۔

جابر بن یزید جعفی جب آپ سے روایت کرتے تو کہا کرتے تھے:

حَدَّثَنِي وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ وَوَارِثُ عِلْمِ الْأَنْبِيَاءِ۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع۔ [9]

مجھ سے حدیث بیان کی وصی اوصیاء، وارث علوم انبیاء، محمد بن علی بن الحسین صلوات اللہ علیہم اجمعین نے۔

شیخ کشی نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں:

مَا شَجَرَ فِي رَأْيِي شَيْءٌ قَطُّ إِلَّا سَأَلْتُ عَنْهُ أَبَا جَعْفَرٍ ع حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ وَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ سِتَّةَ عَشَرَ أَلْفَ حَدِيثٍ۔ [10]

---

۸. الإرشاد للمفید ص۲۸۰.

۹. الإرشاد للمفید ص۲۸۰.

۱۰. رجال الکشّی ص۱۰۹.

مجھے کوئی مشکل مسئلہ درپیش نہ ہوتا مگر یہ کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کرتا یہاں تک کہ میں نے آپؑ سے تیس ہزار حدیثوں کے بارے میں اور حضرت صادقؑ سے سولہ ہزار حدیثوں کے بارے میں دریافت کیا۔

حبابہ والبیہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے عصر کے وقت مکہ میں ملتزم یا باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے اور مشکل ترین مسائل کے متعلق اس سے سوال کرتے اور مشکلات کو حل کرا رہے تھے اور حضرتؑ اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے، جب تک آپؑ نے ایک ہزار مسئلوں کے جواب مرحمت نہ فرمادیئے اور جب آپ اُٹھ کر اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو ایک منادی نے بلند آواز سے ندا دی:

أَلَا إِنَّ هَذَا النُّورُ الْأَبْلَجُ الْمُسْرَجُ وَ النَّسِيمُ الْأَرِجُ وَ الْحَقُّ الْمُرِجُّ

خبردار یاد رکھو کہ یہ وہ نور روشن ہے جو بندگان خدا کو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور یہ وہ نسیم خوشبو ہے جو جان جہانیان کو معرفت و دانش سے معطر کرتی ہے اور یہ وہ حق ہے کہ جس کی قدر و منزلت لوگوں کے درمیان ضائع ہو چکی ہے یا جو دشمنوں کے خوف سے مضطرب ہے۔

اور ایک دوسرا گروہ کہہ رہا تھا کہ یہ کون شخص ہے تو ان کے جواب میں کچھ لوگوں نے کہا کہ:

یہ محمد بن علی باقر علیہما السلام، علم کے پرچم دار (یعنی علم کی شناخت جس ہستی سے ہوتی ہے وہ یہ باقر العلوم ہیں) اور یہ وہ ہیں جن کی زبان پر فہم و فراست جاری ہوتی ہے۔[11]

ابن شہر آشوب کہتے ہیں کہ علماء کا کہنا ہے کہ اولاد امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام میں سے کسی شخص سے تفسیر و کلام، فتاویٰ اور احکام حلال و حرام میں اتنا علم ظاہر نہیں ہوا جتنا امام محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوا ہے اور جابر کی حدیث تو آپ کے متعلق مشہور و معروف ہے فقہاء مدینہ و عراق سب نے اسے ذکر کیا ہے۔

---

۱۱. بحار الأنوار (ط ۔ بیروت)؛ ج۴۶؛ ص۲۵۹.

ابن شہر آشوب کہتے ہیں: مجھے میرے دادا شہر آشوب اور منتھی بْنُ کَیابَکِی الْحُسَیْنِی نے بہت سے طرق کے ساتھ سعید بن مسیب سلیمان بن اعمش، ابان بن تغلب، محمد بن مسلم، زرارہ بن اعین اور ابو خالد کابلی سے خبر دی ہے: کہ جابر ابن عبداللہ انصاری مسجد رسول خداؐ میں بیٹھ جاتا اور مسلسل یہ کہتا رہتا: "یا باقر العلم یا باقر العلم" اے باقر العلم! اے باقر العلم! مدینہ کے لوگ کہتے کہ جابر بے تکی اور فضول بات کہتا ہے تو جابر کہتے کہ خدا کی قسم میں فضول اور بے ہودہ بات نہیں کہتا بلکہ میں نے تو رسول خداؐ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ اے جابر! تو میرے اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کو پائے گا کہ جس کا نام اور جس کے شمائل (عادات و اخلاق) مجھ جیسے ہوں گے جو علم کو ایسے شگافتہ اور واضح کرے گا جو اس کے شگافتہ ہونے کا حق ہے۔ پس آپؐ کا یہ فرمان مجھے اس چیز پر آمادہ کرتا ہے جو میں کہتا ہوں۔

ابو السعادات نے کتاب فضائل الصحابہ میں لکھا ہے کہ جب جناب جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام امام محمد باقر علیہ السلام کو پہنچایا تو امامؑ نے جناب جابر سے فرمایا: اپنی وصیت کر دو کہ اب تم اپنے پرودگار کے حضور پیش ہونے والے ہو۔ یہ سن کر جابر رونے لگے اور عرض کی اے میرے آقا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کیونکہ یہ تو مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد تھا؟ امامؑ نے فرمایا:

"واللہ یا جابر لقد اعطانی اللہ علم ما کان وما ھو کائن الی یوم القیامۃ"

خدا کی قسم! اے جابر! بیشک خداوند عالم نے مجھے علم عطا کیا ہے ان چیزوں کا جو گذر چکی ہیں اور ان کا جو قیامت تک ہونے والی ہیں، پس جابر نے اپنی وصیت کی اور ان کی وفات ہو گئی۔[12]

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب امام حسین علیہ السلام دنیا میں نہیں رہیں گے تو قائم بامرِ امامت ان کا بیٹا علی بن الحسین علیہما السلام ہو گا اور وہ حجت اور امام ہو گا اور خداوند عالم علی بن الحسین علیہما السلام کے صلب سے ایک فرزند روئے زمین پر لائے گا جو میرا ہمنام اور مجھ سے زیادہ مشابہت رکھنے والا ہو گا۔ اس کا علم میرا علم اور اس کا حکم میرا حکم ہو گا اور وہ اپنے باپ کے بعد امام اور حجت خدا ہو گا۔

---

۱۲. مناقب آل أبی طالب علیهم السلام (لابن شهر آشوب)، ج۴، ص: ۱۹۶.

۲۔ خدا کی بارگاہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی گریہ وزاری:

صاحب کشف الغمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک غلام سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت کے ساتھ مکہ گیا تو جب حضرت مسجد میں داخل ہوئے اور آپؑ کی نگاہ خانہ کعبہ پر پڑی تو آپ رونے لگے اور آپؑ کے رونے کی آواز اتنی بلند ہوئی کہ مسجد میں پھیل گئی، میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، چونکہ لوگ آپؑ کو اس حالت میں دیکھ رہے ہیں بہتر ہیں کہ آپ اپنی گریہ کی آواز کو آہستہ فرما لیں آپؑ نے فرمایا:

وَيْحَكَ يَا أَفْلَحُ وَلِمَ لَا أَبْكِي لَعَلَّ اللهَ تَعَالَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ فَأَفُوزَ بِهَا عِنْدَهُ غَداً

وائے ہو تجھ پر میں کیوں نہ گریہ کروں، حالانکہ مجھے امید ہے کہ خداوند عالم میرے رونے کی وجہ سے مجھ پر نظر رحمت کرے اور اس کی وجہ سے میں کل اس کے پاس فلاح و نجات حاصل کر لوں۔

پھر آپؑ نے خانہ کعبہ کے گرد طواف کیا، اس کے بعد آپؑ مقام ابراہیمؑ کے پاس نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور رکوع و سجود میں مشغول ہو گئے اور جب آپؑ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ آپؑ کے آنسوؤں سے تر تھی۔ آپؑ کی کیفیت یہ تھی کہ جب بھی آپ ہنستے تو کہتے خدایا مجھے دشمن نہ بنانا۔[13]

اور روایت ہے کہ آپؑ رات کی تاریکی میں اپنے پروردگار سے تضرع و زاری میں فرماتے: خدایا! تو نے مجھے حکم دیا میں نے وہ حکم ادا نہیں کیا تو نے مجھے روکا، میں نہیں رکا، پس یہ لے میں تیرا بندہ تیرے سامنے ہوں اور میں کوئی عذر پیش نہیں کرتا۔[14]

۳۔ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہنا:

شیخ کلینی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام فرماتے تھے:

---

۱۳ کشف الغمّۃ ج۲ ص۱۱۹۔

۱۴ کشف الغمّۃ ج۲ ص۱۱۹۔

کہ جب میرے والد کو کوئی چیز محزون و مغموم کر دیتی تو آپ عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے دعا مانگتے اور وہ آمین کہتے۔ یہ بھی حضرت سے روایت ہے کہ میرے والد بہت زیادہ ذکرِ خدا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات ہم ان کے ساتھ چل رہے ہوتے اور وہ ذکر خدا میں مشغول ہوتے، ہم ان کے ساتھ کھانا کھاتے تو وہ ذکر خدا مشغول ہوتے اور لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے ذکر کرتے اور ہمیشہ ہم دیکھتے کہ ان کی زبان تالو سے لگی ہوئی ہوتی تھی اور کہہ رہے ہوتے تھے "لاالہ الااللہ" اور ہمیں اپنے پاس جمع کر کے فرماتے کہ سورج نکلنے تک ذکر کرو اور ہمیشہ اہل خانہ میں سے ان لوگوں سے کہتے کہ جو قرآن پڑھ سکتے تھے کہ قرآن پڑھیں اور جو قرآن نہیں پڑھ سکتے تھے تو انہیں ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کا حکم دیتے۔

۴۔ خدا کی راہ میں انفاق کرنا:

روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام عالم اسلام کے تمام علماء کے نزدیک فضل و کرم اور احسان میں مشہور تھے حالانکہ آپ کثیر العیال تھے جس کی وجہ سے آپ کے پاس اپنے اہل و عیال کی نسبت مال کم تھا اور آپ کی کنیز سلمیٰ کہتی ہے کہ آپ کے بھائی آپ کی خدمت میں جب بھی حاضر ہوتے تو وہ آپؑ کے ہاں سے کھانا کھائے بغیر واپس نہ جاتے اور آپ بہت سے درہم بھی انہیں دیتے۔

حکایت ہے کہ ایک دن کمیت شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ حضرت یہ شعر پڑھ رہے ہیں:

ذَهَبَ الَذِينَ يُعَاشُ فِي اَكْنَافِهِم لَم يَبقَ اِلَا شَامِت اَوحَاسِد

ترجمہ: چلے گئے وہ لوگ جن کے پہلو میں زندگی بسر کی جاسکتی تھی اب تو مصیبت پر خوش ہونے والے اور آسائش میں حسد کرنے والے ہی رہ گئے ہیں۔

پس کمیت نے فی البدیہہ یہ شعر کہا:

وَ بَقِيَ عَلیٰ ظَهرِ البَسِيطَةِ وَاحِد فَهُوَ المُرَادُ وَاَنتَ ذَاكَ الوَاحِد

ترجمہ: بس روئے زمین پر ایک شخص ایسا ہے جو مراد و مقصود ہے اور وہ آپ ہی ہیں۔

اور روایت ہے کہ آپ کا جائزہ اور عطیہ پانچ سو درہم سے لے کر چھ لاکھ درہم تک تھا، اور آپؑ اپنے بھائیوں سے صلہ رحمی کرنے اور ان لوگوں پر جو امید کے ساتھ آپ کی بارگاہ کا قصد کرتے تھے، احسان کرنے سے ملول و رنجیدۂ خاطر نہیں ہوتے تھے۔

اور روایت ہے کہ کبھی بھی آپ کے گھر سے یہ آواز نہیں سنی گئی کہ سائل کے مقابلہ میں اسے سائل کہا گیا ہو، یعنی خفت و حقارت کے طور پر سائل کا نام نہیں لیتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ سوال کرنے والوں کو ان کے بہترین ناموں کے ساتھ پکارو۔

جنات الخلود میں آپ کے اخلاق حمیدہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ آپ اکثر اوقات خوف خدا سے بلند آواز میں گریہ کرتے اور آپ مخلوق خدا میں سب سے زیادہ تواضع کرنے والے تھے اور آپ کے کھیت املاک چوپائے چرواہے اور غلام زیادہ تھے اور آپ خود اپنی زمین پر جا کر کام کرتے اور گرمی کے دنوں میں آپؑ کے غلام آپؑ کے زیر بغل ہاتھ رکھ کر آپؑ کو لے جاتے اور جو کچھ آپؑ حاصل کرتے اسے راہ خدا میں صرف کرتے اور آپؑ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور جو شخص بھی آپؑ کے پاس آتا اس کا علم آپ کے علم کے مقابلہ میں دریا کے سامنے قطرہ کی مانند ہوتا، اور ان کے جد امجد امیر المومنین علیہ السلام کی طرح ان کے پہلوؤں سے علم کے سیلاب بہتے تھے اور آپؑ کی عظمت و جلالت کے سامنے ہر جلیل، فقیر و صغیر تھا۔

ابن حجر جو کہ سخت مزاج سنی عالم ہے، نے اپنی کتاب الصواعق المحرقہ میں لکھتا ہے:

''هُوَ بَاقِرُ العِلمِ وَ جَامِعُهُ وَ شَاهِرُ العِلمِ وَرَافِعُهُ صَفَا قَلبُهُ وَ زَکیٰ عِلمُهُ وَ عَمَلُهُ وَطَهُرَت نَفسُهُ وَ شَرُفَ خُلقُهُ وَ عُمِرَت اَوقَاتُهُ بِطَاعَةِ اللهِ وَلَهُ مِنَ الرُسُوخِ فِی مَقَامَاتِ العَارِفِینَ مَا یَکِلُ عِندَ اَلسِنَةِ الوَاصِفِینَ وَلَهُ کَلِمَاتُ کَثِیرَة فِی السُلُوكِ وَالمَعَارِفِ وَلَا تَحتَمِلُهَا هٰذِهِ العَجَالَةُ۔

آپ باقر علم، جامع علم، علم کو پھیلانے اور بلند کرنے والے، صاف دل، پاک نفس اور طاہر و باشرف اخلاق کے مالک تھے، آپؑ کے اوقات اطاعت خدا سے معمور تھے کہ جس کے بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں، سلوک و معارف میں آپؑ کے بہت سے ارشادات ہیں۔ یہ جلدی میں لکھی جانے والی کتاب اس کی متحمل نہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام کے مناقب اور فضائل میں کچھ روایات:

مؤلف فرماتے ہیں کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر امام محمد باقر علیہ السلام کے چند مناقب و مفاخر کی روایات سے اپنی کتاب کو مزین کروں۔

ا۔ کسب معاش کی اہمیت اور اپنا بوجھ دوسروں پر نہ ڈالنا:

شیخ مفید اور دوسرے علماء نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ محمد بن منکدر کہتا ہے کہ میں یہ گمان نہیں رکھتا تھا کہ علی بن الحسین علیہما السلام جیسا بزرگوار کوئی اپنا جانشین اپنے جیسا چھوڑے گا، یہاں تک کہ میں نے محمد بن علی علیہما السلام سے ملاقات کی۔ میں نے چاہا کہ انہیں وعظ و نصیحت کروں تو انہوں نے مجھے ہی وعظ و نصیحت فرمادی۔ راوی نے پوچھا انہوں نے تجھے کیا وعظ کیا؟

کہنے لگا انتہائی گرمی کے عالم میں، میں مدینہ کی ایک طرف گیا اور میری ملاقات محمد بن علی علیہما السلام سے ہوئی جو بھاری جسم کے تھے۔ انہوں نے اپنے دو سیاہ غلاموں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ قریش کا ایک سردار اس وقت اس حالت میں طلب دنیا کے لئے باہر نکلا ہوا ہے، گواہ رہو کہ میں اسے وعظ و نصیحت کروں گا۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ آپ نے پھولے ہوئے سانس اور پسینہ سے شرابور ہونے کی حالت میں جواب سلام دیا۔ میں نے کہا:

اصلحك الله خدا آپ کی اصلاح فرمائے کیا یہ اچھا ہے کہ قریش کا ایک بزرگ اس حالت میں طلب دنیا کے لئے گھر سے نکلے اور اگر اس حالت میں آپؑ کو موت آجائے تو آپؑ کی کیا حالت ہوگی؟ آپؑ نے غلاموں کے کندھوں سے ہاتھ ہٹا کر کسی چیز کا سہارا لیا اور فرمایا:

خدا کی قسم اگر اس حالت میں مجھے موت آجائے تو ایسی حالت میں آئے گی کہ میں خدا کی اطاعت میں مشغول ہوں گا کیونکہ میں نے اپنے آپ کو تجھ سے اور دوسرے لوگوں کی احتیاج سے روکا ہے، میں تو اس وقت موت کے آنے سے ڈرتا ہوں جب وہ اس حالت میں آئے کہ میں کسی گناہ میں مبتلا ہوں۔

محمد بن منکدر کہتا ہے: میں نے کہا یرحمك الله یعنی اللہ آپؑ پر رحم فرمائے، میں چاہتا تھا کہ آپؑ کو نصیحت کروں آپؑ نے مجھے ہی نصیحت فرمادی۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ جو کچھ مجھ پر ظاہر ہوا ہے وہ یہ کہ محمد بن منکدر اہل سنت میں سے طاؤس ابن ادہم وغیرہ کی طرح ایک صوفی تھا کہ جو ظاہری عبادات میں اپنے اوقات صرف کرتا اور کسب معاش سے دستبردار تھا اور اس نے اپنا بوجھ لوگوں پر ڈال رکھا تھا۔ صاحب مستطرف نے نقل کیا ہے کہ محمد بن منکدر نے راتوں کے اوقات کو اپنے، اپنی والدہ اور اپنی بہن کے درمیان تقسیم کر رکھا تھا کہ ان میں سے ہر ایک رات کا ایک تہائی حصہ عبادت میں گزارتا تھا، جب اس کی بہن کا انتقال ہو گیا تو آدھی رات خود عبادت میں گزارتا اور آدھی رات اس کی والدہ عبادت میں گزارتی پھر جب والدہ بھی فوت ہو گئیں تو پھر وہ خود ساری رات عبادت میں بسر کرتا تھا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ بظاہر محمد بن منکدر نے یہ طریقہ آل داؤد سے لیا تھا کیونکہ روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے رات و دن کے اوقات اپنے اہل خانہ پر تقسیم کر دیئے تھے، پس کوئی گھڑی نہیں گذرتی تھی کہ جس میں آپ کی اولاد میں سے کوئی نہ کوئی نماز میں مصروف نہ ہوتا جیسا کہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِعمَلُوا آلَ دَاودَ شُکرًا[۱۵]

فرمایا اے آل داؤد شکر کو کام میں لاؤ۔

بہر حال امام باقر علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ اگر اس وقت موت آجائے تو میں خدا کی اطاعت میں ہوں گا، یہ جملہ اس پر طنز تھا۔

اس روایت سے مقصد صرف اتنا تھا کہ معلوم ہو جائے کہ اس زمانے کے صوفی، لوگوں پر بوجھ بنے ہوئے تھے اسی لئے صادقین علیہما السلام سے کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں کہ جن میں کسب معاش کا حکم اور لوگوں پر بوجھ بننے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ جو شخص عبادت میں مشغول رہے اور دوسرا اس کا خرچہ برداشت کرے تو

---

۱۵. سبأ: ۱۳

خرچہ دینے والے کی عبادت اس سے زیادہ بھاری ہے بلکہ حضرت صادق علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

مَلعُونٌ مَن اَلقٰی کَلَّہُ عَلَی النَّاسِ

ملعون ہے وہ شخص جو لوگوں پر اپنا بوجھ ڈالے۔

۲۔ پوری دنیا کی صلاح دو باتوں میں:

جاحظ کی کتاب بیان و تبیین سے نقل ہوا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ پوری دنیا کو محمد بن علی بن الحسین علیہم السلام نے دو جملوں میں جمع کر دیا ہے اور وہ یہ ہیں:

"صَلَاحُ جَمِیعِ المَعَایِشِ وَ التَّعَاشُرِ مِلءُ مِکیَالٍ ثُلُثَانِ فِطنَۃٌ وَ ثُلُثٌ تَغَافُلٌ"

تمام معاش و معاشرت کی اصلاح ایک ایسے پیمانے کے برابر ہے جس کی دو تہائی ذہانت اور ایک تہائی نظر انداز کر دینا ہے۔

جاحظ مزید کہتا ہے کہ ایک دفعہ ایک نصرانی نے جسارت کرتے ہوئے آپ سے کہا کہ انت بقر (تو گائے ہے) فرمایا ایسا نہیں بلکہ میں باقر ہوں۔ اس نے پھر جسارت کی کہ آپ طباخہ (باورچن) کے بیٹے ہیں۔ فرمایا یہ تو ان کا پیشہ تھا۔ اس نے پھر کہا کہ آپ سیاہ و گندی و بدزبان کنیز کے بیٹے ہیں۔ فرمایا:

اگر تو سچ کہتا ہے تو خداوند عالم اس کو بخشے اور اگر جھوٹ کہتا ہے تو تجھے بخشے۔ راوی کہتا ہے کہ جب اس نصرانی شخص نے آپ کا یہ حلم و بردباری اور بزرگی و بزرگواری دیکھی جو طاقت بشری سے خارج ہے تو وہ مسلمان ہو گیا۔

۳۔ تشیع جنازہ کی اہمیت:

زرارہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام کسی قریشی کے جنازہ میں حاضر ہوئے اور میں آپؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور ان لوگوں میں عطا (قاضی) بھی موجود تھا جو مکہ کا مفتی تھا، اسی اثنا میں ایک عورت کی فریاد و نالہ زاری کی صدا بلند ہوئی۔ عطا کہنے لگا خاموش ہو جاؤ ورنہ ہم واپس چلے جائیں گے۔ وہ عورت خاموش نہ

ہوئی تو عطا واپس چلا گیا۔ میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی عطا واپس چلا گیا ہے۔ فرمایا: واپس جانے کی کیا وجہ ہے ؟ میں نے عرض کی کہ یہ عورت جو چیخ و پکار کر رہی ہے۔ عطا نے اس سے کہا کہ تم یا تو نالہ و زاری و فریاد و بیقراری نہ کرو یا ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ چونکہ اس عورت نے چیخ و پکار ترک نہیں کی لہٰذا عطا واپس چلا گیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ رہو ہم جنازہ کے ساتھ جائیں گے۔ پس اگر ہم کسی وقت کوئی باطل چیز حق کے ساتھ دیکھیں اور حق کو اس باطل کی وجہ سے چھوڑ دیں تو ہم نے مسلمان کا حق ادا نہیں کیا۔ یعنی تشیع جنازہ اس مرد مسلمان کا حق ہے وہ اس چیخ و پکار کرنے والی کی چیخ و پکار سے چھوڑا نہیں جا سکتا۔

زرارہ کہتا ہے کہ جب ہم اس میت کی نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو اس کے ولی نے ابو جعفرؑ سے عرض کی خدا آپؑ کو اجر دے، خدا کی رحمت آپ کے شامل حال ہو آپؑ واپس تشریف لے جا سکتے ہیں کیونکہ آپؑ جنازہ کے ساتھ پیدل نہیں چل سکتے۔ حضرتؑ نے اس کی یہ خواہش قبول نہ فرمائی۔ میں نے عرض کی اس شخص نے اجازت دے دی ہے لہٰذا واپس چلئے اور ہماری کچھ ضروریات ہیں جن کے متعلق ہم آپؑ سے سوال کرنا چاہتے ہیں فرمایا: جنازہ کے ساتھ ساتھ چلو ہم نہ اس شخص کے اذن کے ساتھ آئے ہیں، اور نہ اس کی اجازت کے ساتھ جائیں گے، بلکہ یہ کام تو اس فضل و اجر کے لئے انجام دیا ہے کہ جس کے ہم طلبگار ہیں کیونکہ جتنی مقدار انسان تشیع جنازہ کرتا ہے اتنا ہی اسے اجر ملتا ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے تشیع جنازہ کی بہت فضیلت معلوم ہوتی ہے اور روایت ہے کہ سب سے پہلا تحفہ جو مومن کو دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تشیع جنازہ کرنے والوں کو اور جس میت کی تشیع جنازہ کی جا رہی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تشیع جنازہ کرے اس کے لئے اجر کے چار قیراط لکھے جاتے ہیں ایک قیراط، تشیعِ جنازہ کا، ایک قیراط نمازِ جنازہ کا، ایک قیراط اس کے دفن کے انتظار میں کھڑے رہنے کا اور ایک قیراط تعزیت کہنے کا۔ روایت کے مطابق ایک قیراط، اُحد کی پہاڑی برابر ہے۔

۴۔ رضائے الہیٰ کے آگے سر تسلیم خم:

شیخ کلینیؒ نے روایت کی ہے کہ ایک گروہ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا، اور یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب آپؑ کا ایک بچہ بیمار تھا۔ پس اس گروہ نے آپؑ کے چہرہ مبارک سے اس طرح کے غم کے آثار مشاہدہ کئے کہ جس میں راحت و آرام نہیں تھا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ خدا کی قسم! اگر اس بچے کو کچھ ہو گیا تو ہمیں ڈر ہے کہ امام کو کوئی انہونی نہ ہو جائے۔

راوی کہتا ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ بچہ فوت ہو گیا اور گریہ و نالہ کی آواز بلند ہوئی اور حضرت کشادہ روئی کے ساتھ بر خلاف اس حالت کے جو ہم نے پہلے آپؑ میں دیکھی تھی باہر تشریف لائے وہ لوگ کہنے لگے ہم آپؑ پر قربان جائیں ہمیں تو اس حالت سے جو آپؑ میں دیکھی تھی یہ خوف تھا کہ اگر کوئی واقعہ رونما ہوا تو آپؑ میں وہ کچھ دیکھیں گے کہ جس سے ہم اندوہ ناک ہوں گے، فرمایا کہ بے شک ہمیں پسند ہے کہ خدا ہمیں اس چیز میں عافیت عطا فرمائے جسے ہم پسند کرتے ہیں لیکن جب حکم خدا آجاتا ہے تو ہم خدا کی پسند اور اس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کر لیتے ہیں۔

۵۔ ماتحت افراد کے کاموں میں ہاتھ بٹانا:

حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا کہ رسول خداؐ کی کتاب میں ہے کہ جب اپنے غلاموں کو کسی کام پر مامور کرو جو ان کے لئے دشوار ہو تو تم خود بھی ان کے ساتھ کام کرو، امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میرے والد اپنے غلاموں کو کسی کام کا حکم دیتے تو خود تشریف لا کر اس کام کو دیکھتے اگر وہ کام سخت اور دشوار ہوتا تو بسم اللہ کہہ کر خود بھی اس میں مشغول ہو جاتے اور اگر وہ آسان ہوتا تو ان سے الگ ہو جاتے۔

۶۔ مومن کی حاجت روائی:

شیخ مفیدؒ نے حسن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اپنی حاجت اور بھائیوں کی جفا کی شکایت کی تو فرمایا:

"بئس الاخ اخ یرعاك غنیا و یقطعك فقیرا"

یعنی تیرا بُرا بھائی وہ ہے جو تیری تونگری کے زمانے میں تجھ سے دوستی و معاشرت رکھے اور تیرا خیال رکھے اور حالت فقر وفاقہ میں رشتہ محبت وآشنائی کو توڑ دے۔

اس وقت آپؑ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ تھیلی لے آؤ کہ جس میں سات سو درہم تھے۔ پس فرمایا: اس کو خرچ کرو، اور جب ختم ہو جائے تو مجھے بتانا۔

۷۔ اہل بیت علیہم السلام کی محبت کا اثر:

شیخ طوسیؒ نے محمد بن سلیمان سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ ایک شخص شام کا رہنے والا امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا جایا کرتا تھا۔ اس کا مرکز مدینہ تھا اور وہ آپ کی محفل میں بہت آتا تھا اور وہ کہتا کہ آپؑ کی محبت و دوستی مجھے آپؑ کے حضور پیش ہونے پر مجبور نہیں کرتی اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ روئے زمین میں کوئی شخص آپ اہل بیت علیہم السلام سے زیادہ میرے نزدیک مبغوض و زیادہ دشمن ہے اور میں جانتا ہوں کہ اطاعت خدا اور اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور اطاعت امیر المومنین علیہ السلام آپؑ سے دشمنی رکھنا ہے لیکن چونکہ میں آپ کو فصیح اللسان، صاحب فنون وفضائل و آداب اور بہترین گفتگو کرنے والا دیکھتا ہوں لہٰذا آپؑ کے ہاں آبیٹھتا ہوں۔ امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام اس سے اچھائی اور خیر کی باتیں کرتے اور فرماتے کہ خدا پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ بہر حال چند ہی دن گزرے کہ وہ شامی بیمار ہو گیا اور اس کی تکلیف شدت پکڑ گئی جب اس کی طبیعت زیادہ بوجھل ہو گئی تو اس نے اپنے ولی کو بلایا اور کہنے لگا، جب میں مر جاؤں اور مجھ پر کپڑا ڈال دو تو فوراً محمد بن علی علیہما السلام کی خدمت میں جانا اور حضرت سے خواہش کرنا کہ وہ میری نماز جنازہ پڑھائیں اور آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا کہ یہ بات میں نے خود تجھ سے کہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب آدھی رات ہوئی تو لوگوں نے گمان کیا کہ وہ شخص مر گیا ہے۔ پس اسے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ صبح کے وقت اس کا ولی مسجد میں آیا اور وہ انتظار میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ امام محمد باقر علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے اور دائیں پاؤں کی پشت

بائیں پاؤں کے باطن پر رکھ کر بیٹھے تعقیبات میں مشغول ہو گئے۔اس شخص نے عرض کی فلاں شامی مر گیا ہے اور آپؑ سے خواہش کی ہے کہ آپؑ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ یہ سن کر امامؑ نے فرمایا:

ایسا نہیں ہے جیسا تم گمان کر رہے ہو کہ وہ مر گیا ہے بلکہ شام کا علاقہ ٹھنڈا ہے اور حجاز کا ملک گرم اس کی گرمی کی تمازت سخت ہے واپس جاؤ اور اپنے ساتھی کے معاملہ میں جلدی نہ کرو جب تک کہ میں وہاں نہ آ جاؤں۔ پس حضرتؑ نے کھڑے ہو کر وضو کیا اور دوبارہ دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے دست ہائے مبارک جب تک خدا نے چاہا اپنے چہرہ کے سامنے دعا کے لئے بلند رکھے پھر سجدہ میں رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پس آپؑ اُٹھ کر اس شامی کے مکان کی طرف روانہ ہوئے جب اس مکان میں داخل ہوئے تو اس شامی کو آواز دی، اس نے کہا لبیک اے فرزند رسولؐ۔ حضرت نے اسے بٹھایا اور اس کے پیچھے تکیہ دیا اور ستّوں کا شربت منگوا کر اسے پلایا اور اس کے گھر والوں سے فرمایا:

اس کے شکم اور سینہ کو ٹھنڈے کھانے سے ٹھنڈا کرو پھر آپ واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں شامی صحت مند و شفایاب ہو گیا اور حضرت ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں دوڑ کر آیا اور عرض کی کہ مجھ سے علیحدگی میں بات کیجئے آپ نے ایسا ہی کیا شامی نے عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی مخلوقِ خدا پر خدا کی حجت ہیں اور آپؑ ہی وہ دروازہ ہیں کہ جس میں آنا چاہیے اور جو شخص اس بارگاہ سے ہٹ کر کسی اور راستہ پر چلے اور کسی دوسرے شخص کو امام کہے وہ خائب و خاسر (ناامید و خسارہ اُٹھانے والوں میں سے) ہے اور طویل گمراہی سے دوچار ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ما بدألك! تجھے کیا پیش آیا اور کیا چیز تیرے لئے آشکار ہوئی ہے؟ کہنے لگا کہ مجھے کوئی شک وشبہ نہیں کہ میری روح کو قبض کر لیا گیا تھا، اور میں نے موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اچانک منادی کی آواز آئی کہ جسے میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ وہ پکار رہا ہے کہ اس کی روح اس کے بدن میں واپس پلٹا دو کیونکہ محمد بن علی علیہما السلام نے ہم سے اس کی روح واپس پلٹانے کا سوال کیا ہے۔

حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ تجھے معلوم نہیں کہ خدا کسی بندے سے محبت کرتا ہے لیکن اس کے عمل سے بغض رکھتا ہے اور کبھی بندے سے بغض رکھتا ہے لیکن اس کے عمل کو پسند کرتا ہے یعنی کبھی ایسا ہوتا

ہے جیسا کہ تو بارگاہ خداوندی میں مبغوض تھا لیکن میری محبت و دوستی خدا کو مطلوب تھی۔ خلاصہ یہ کہ راوی کہتا ہے اس کے بعد شامی ابو جعفر علیہ السلام کے اصحاب میں شامل ہو گیا۔

تیسری فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کے معجزات

اس فصل میں امام محمد باقر علیہ السلام کے چند معجزات کے بیان پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

پہلا معجزہ: نور امامت بصیرت رکھنے والوں کے لئے:

قطب راوندیؒ نے ابو بصیرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ہم مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ مسجد میں آجا رہے تھے۔ حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں سے پوچھو کہ وہ مجھے دیکھ رہے ہیں؟ پس جس شخص کو میں دیکھتا تو اس سے پوچھتا کہ آیا تم نے ابو جعفرؑ کو دیکھا ہے؟ تو وہ کہتا کہ نہیں حالانکہ حضرتؑ وہیں کھڑے ہوئے تھے یہاں تک کہ ابوہارون مکفوف (نابینا) مسجد میں داخل ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا: اس سے پوچھو میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے ابو جعفرؑ کو دیکھا ہے تو اس نے کہا کیا یہ حضرت نہیں کھڑے ہیں؟ میں نے کہا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟! تو اس نے کہا کیسے معلوم نہ ہو حالانکہ آپ تو نور درخشندہ ہیں۔

دوسرا معجزہ: ہمارا کوئی عمل امامؑ سے پوشیدہ نہیں:

ابو بصیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے سنا آپ اہل افریقہ میں سے ایک شخص سے کہہ رہے تھے کہ راشد کیسا ہے؟ اس نے عرض کی کہ جب میں اپنے وطن سے نکلا تو وہ زندہ سلامت تھا اور اس نے آپ کی خدمت میں سلام بھیجا ہے حضرت نے فرمایا: خداوند عالم اس پر رحمت نازل کرے۔ اس نے عرض کی کیا راشد مر گیا ہے؟؟!! فرمایا ہاں۔ اس نے عرض کی کہ کس وقت؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے دو دن بعد۔ اس نے عرض کی خدا کی قسم! اسے کسی قسم کا مرض و تکلیف نہیں تھی۔ فرمایا کیا جو کوئی مرتا ہے کسی بیماری و تکلیف کی وجہ سے ہی مرتا ہے؟

راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ راشد کون ہے ؟ فرمایا: ہمارے موالیوں اور محبوں میں سے ایک شخص ہے۔ پھر فرمایا جب تم یہ سمجھو کہ ہماری آنکھیں ایسی نہیں جو تمہیں دیکھ سکیں اور ہمارے کان ایسے نہیں جو تمہاری آوازوں کو سن سکیں تو تم نے برا خیال کیا ہے۔ خدا کی قسم! تمہارے اعمال میں سے کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں۔ پس ہم سب کو حاضر سمجھو اور اپنے آپ کو اچھی چیزوں کا عادی بناؤ اور اہل خیر میں سے ہو جاؤ تا کہ اس سے تمہاری شہرت ہو۔ بے شک میں اپنی اولاد اور اپنے شیعوں کو اسی چیز کا حکم دیتا ہوں۔

تیسرا معجزہ: مردوں کا آپؑ کے معجزہ سے حاضر ہونا:

قطب راوندیؒ نے ابو عیینہ سے روایت کی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آپؑ کے حضور حاضر ہوا اور کہنے لگا میں اہل شام میں سے ہوں، آپؑ کو دوست رکھتا ہوں، آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری چاہتا ہوں اور میرا باپ بنی امیہ کو دوست رکھتا تھا اور صاحب قدرت و دولت تھا اور میرے علاوہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی اور وہ رملہ میں رہتا تھا۔ اس کا ایک باغ تھا کہ جس میں وہ تنہا رہتا تھا جب وہ مر گیا تو میں نے اس مال کے تلاش کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ مجھے نہیں مل سکا اور مجھے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صرف اس عداوت کی بناء پر جو اسے مجھ سے تھی اس نے وہ مال چھپا دیا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کیا تو پسند کرتا ہے کہ اپنے باپ کو دیکھے اور خود اس سے سوال کرے کہ وہ مال کس جگہ ہے ؟ کہنے لگا جی ہاں خدا کی قسم! کیونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں فقیر و محتاج ہوں۔ پس آپؑ نے ایک خط لکھا اور اسے اپنی مہر شریف سے مزین کیا پھر اس شامی سے فرمایا کہ یہ خط لے کر جنت البقیع میں جاؤ جب اس کے وسط میں پہنچو تو پھر آواز دینا، اے دَرجان! تو تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جس کے سر پر عمامہ ہو گا۔ یہ خط اسے دے دینا اور کہنا کہ میں محمد بن علی بن الحسین علیہم السلام کا قاصد ہوں اور جو کچھ چاہو اس سے پوچھ لینا۔ وہ شامی خط لے کر چلا گیا۔

ابو عیینہ کہتا ہے کہ جب دوسرا دن ہوا تو میں حضرت ابو جعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اس شخص کی حالت دیکھوں کچھ ہی دیر میں نے اس شخص کو حضرت کے دروازہ پر اذن کے انتظار میں دیکھا پس اس شخص کو اجازت ملی

اور ہم اکھٹے ہی اندر داخل ہوئے تو اس شامی نے کہا کہ خدا بہتر جانتا کہ اپنا علم کہاں قرار دے۔ میں گذشتہ رات جنت البقیع میں گیا اور آپؑ نے جو حکم دیا تھا میں نے اس پر عمل کیا ہے فوراً وہی نام و نشان والا شخص آیا اور کہنے لگا اس جگہ سے کہیں نہ جانا یہاں تک کہ میں تیرے باپ کو لے آؤں، پس وہ گیا اور ایک سیاہ رنگ شخص کو لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تیرا باپ ہے جو چاہو اسے پوچھ لو۔ میں نے کہا یہ تو میرا باپ نہیں ہے۔ اس نے کہا یہی تیرا باپ ہے البتہ آتش جہنم کے دھویں اور دردناک عذاب نے اسے دگرگوں کر دیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کیا تو میرا باپ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے کہا یہ کیسی حالت ہے؟ تو وہ کہنے لگا اے بیٹا! میں بنی امیہ کو دوست رکھتا تھا اور انہیں اہل بیت پیغمبرؐ پر جو کہ پیغمبرؐ کے بعد سب سے برتر ہیں، برتر سمجھتا تھا اسی لئے خداوند عالم نے مجھے اس عذاب و عقوبت میں مبتلا کیا ہے اور چونکہ تو اہل بیتؑ کا دوست تھا لہٰذا میں تیرا دشمن تھا اور اسی وجہ سے میں نے تجھے مال سے محروم کیا اور اسے تجھ سے مخفی رکھا اب میں اس اعتقاد پر سخت نادم و پریشان ہوں، اے بیٹا اس باغ میں جاؤ اور زیتون کے فلاں درخت کے نیچے کھودو اور وہ مال لے لو کہ جس کی مقدار ایک لاکھ درہم ہے اس میں سے پچاس ہزار درہم حضرت محمد بن علی علیہما السلام کی خدمت میں پیش کر و اور باقی خود لے لو اب میں وہ مال حاصل کرنے کے لئے جا رہا ہوں اور جو آپ کا حق ہے وہ آپ کے پاس لے آتا ہوں پس وہ اپنے وطن کی طرف چلا گیا، ابو عیینہ کہتا ہے کہ دوسرے سال میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس شامی صاحبِ مال کا کیا بنا، فرمایا وہ شخص میرے پچاس ہزار درہم لے کر آیا تھا اور میں نے اس سے وہ قرض ادا کیا جو میرے ذمہ تھا اور خیبر کے نزدیک اس سے زمین خریدی اور اس میں سے کچھ مال میں نے اپنے اہل بیتؑ میں سے صاحبان حاجت کی صلہ رحمی میں خرچ کر دیا۔

چوتھا معجزہ: جس کا تعلق سونے کی تھیلیوں سے ہے:

کتاب بحار الانوار میں کتاب اختصاص اور بصائر الدرجات سے منقول ہے کہ جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اپنی حاجت مندی کی شکایت کی، فرمایا: اے جابر! ہمارے پاس درہم نہیں ہیں۔ تھوڑی ہی دیر گزری کہ کمیت شاعر حضرت کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کی قربان جاؤں، اگر آپ کی رائے ہو تو میں قصیدہ پیش کروں؟ فرمایا پڑھو۔ کمیت نے قصیدہ پڑھا۔ جب قصیدہ پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا: اے غلام! اس کمرے سے ایک تھیلی لا کر کمیت کو دے دو۔ غلام تھیلی لے آیا اور کمیت کو دے دی۔ کمیت نے عرض کی قربان جاؤں اگر اجازت دیں تو ایک اور قصیدہ بیان کروں؟ فرمایا پڑھو۔ کمیت نے دوسرا قصیدہ پڑھا تو حضرتؑ نے غلام سے فرمایا ایک اور تھیلی لا کر کمیت کو دے دو غلام نے ایسا ہی کیا اور دوسری تھیلی لے آیا اور کمیت کو دے دی۔ کمیت نے کہا قربان جاؤں اگر اجازت ہو تو تیسرا قصیدہ پڑھوں؟ فرمایا پڑھو۔ کمیت نے پڑھا اور حضرتؑ نے غلام کو حکم دیا کہ ایک اور تھیلی اس کمرے سے لا کر کمیت کو دے دو۔ وہ غلام آپؑ کے فرمان کے مطابق تھیلی لے آیا اور کمیت کو دے دی۔

کمیت نے عرض کی، خدا کی قسم! میں نے طلب مال اور دنیاوی فائدے کے لئے اپنی زبان آپؑ کی مدح میں نہیں کھولی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیدت میں اور جو خدا نے آپؑ کے حق کی ادائیگی مجھ پر واجب قرار دی ہے اس کے علاوہ میرا کوئی اور مقصد نہیں تھا۔ حضرت ابو جعفرؑ نے کمیت کے حق میں دعا کی اور فرمایا: اے غلام یہ تھیلیاں واپس ان کی جگہ پر رکھ آؤ۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میرے دل میں ایک خیال آیا اور دل میں کہا کہ امامؑ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس کوئی درہم نہیں ہے اور کمیت کے بارے میں تیس ہزار درہم کا فرمان جاری کر دیا!! جب کمیت باہر چلا گیا تو میں نے عرض کی قربان جاؤں! مجھ سے تو آپؑ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے اور کمیت کو تیس ہزار درہم عطا کر دیئے؟!

فرمایا اے جابرؓ! کھڑے ہو کر اس کمرے میں جاؤ کہ جس سے درہم لائے اور واپس کئے گئے ہیں۔ جابر کہتے ہیں کہ میں اُٹھ کھڑا ہوا اور اس کمرے میں گیا تو وہاں ان درہم میں سے کوئی چیز نہ پائی اور باہر نکل کر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: اے جابر! جو معجزات و کرامات اور فضائل ہم نے تم سے چھپا رکھے ہیں وہ ان کی نسبت بہت زیادہ ہیں جو تمہارے سامنے ظاہر کرتے ہیں۔ اس وقت آپؑ کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اس کمرے میں مجھے لے گئے اور زمین پر پاؤں سے ٹھوکر ماری اچانک اونٹ کی گردن کی طرح سرخ سونے جیسے چیز زمین سے باہر نکلی اس پر امامؑ نے فرمایا: اے جابر! اس روشن معجزہ کو دیکھو اور سوائے برادران دینی کے کہ جن کے

ایمان سے تم مطمئن ہو، کسی پر بیان نہ کرنا۔ بے شک خدا نے ہمیں قدرت دی ہے کہ ہم جو چاہیں ویسا کریں اور اگر ہم تمام اہل زمین کو اس کے باگ ڈور کے ساتھ کسی طرف پھیرنا چاہیں، تو پھیر سکتے ہیں۔

پانچواں معجزہ: امام عین اللہ کا مصداق:

قطب راوندی ابو الصباح کنانی سے روایت کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کے دروازے پر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپؑ کی خدمت گزار کنیز جس کا سینہ ابھرا ہوا تھا، دروازے پر آئی۔ پس میں نے اپنا ہاتھ اس کے سینہ پر لگایا اور میں نے اس سے کہا کہ اپنے آقا و مولا سے کہو کہ میں دروازے پر کھڑا ہوں۔ اچانک آپ کی آواز مکان کے آخر سے بلند ہوئی کہ داخل ہو تیری ماں نہ ہو۔ پس مکان کے اندر داخل ہوا اور عرض کی کہ خدا کی قسم یہ حرکت بری نیت سے نہ تھی اور میں اس کام سے سوائے اپنے یقین میں اضافہ کے علاوہ کوئی مقصد نہیں رکھتا تھا، فرمایا سچ کہتے ہو اگر تم یہ خیال کرو کہ یہ دیواریں ہماری نگاہوں کے لئے بھی حائل اور مانع ہیں جس طرح کہ تمہاری نگاہوں کے لئے حائل ہیں تو پھر تم میں اور ہم میں فرق ہی کیا رہا، پس بچو اس سے کہ پھر اس قسم کا کام کرو۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ بھی روایت ہوئی ہے کہ آپؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ کوفہ میں میں ایک عورت کو قرأت قرآن کی تعلیم دیتا تھا۔ میں نے ایک دفعہ اس سے تھوڑا سا مزاح کیا۔ جب میں آپؑ کی خدمت میں مشرف ہوا تو آپؑ نے مجھ سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص خلوت میں مرتکب گناہ ہو تو خداوند عالم اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے شرم کے مارے اپنا چہرہ چھپالیا اور توبہ کی۔ حضرت نے فرمایا کہ دوبارہ یہ قبیح کام انجام نہ دینا۔

چھٹا معجزہ: ان دلائل کا بیان جو عمر بن حنظلہ نے آپ سے دیکھے:

صفار، عمر بن حنظلہ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں آپؑ کی بارگاہ میں صاحب رتبہ و قدر و منزلت ہوں۔ فرمایا ہاں۔ عمر نے عرض کی مجھے اس بارگاہ میں ایک

حاجت ہے۔ فرمایا کون سی؟ عرض کی مجھے اسم اعظم کی تعلیم دیجئے۔ فرمایا اس کی طاقتِ برداشت رکھتے ہو میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا: اس کمرے میں جاؤ جب میں اس کمرے کے اندر گیا تو حضرت ابو جعفرؑ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا اور وہ کمرہ تاریک ہو گیا۔ عمر کانپنے لگا۔ فرمایا کیا کہتے ہو کیا تمہیں سکھاؤں؟ میں نے عرض کی کہ نہیں پس آپؑ نے دست مبارک زمین پر رکھا تو وہ مکان اپنی حالت کی طرف پلٹ آیا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ روایات میں وارد ہوا ہے کہ اسم اعظم الہیٰ کے تہتر (۷۳) حرف ہیں جن میں سے جناب آصف برخیا کے پاس ایک حرف تھا کہ جس کے ذریعہ سے وہ چشم زدن میں بلقیس کا تخت، حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس لے آیا تھا اور سلیمان بن داؤدؑ کے پاس اس میں سے ایک حرف تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس میں سے دو حرف عطا ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ مردہ کو زندہ اور مادر زاد نابینا اور کوڑھ کی بیماری والے کو اچھا کر دیتے تھے اور حضرت سلمان فارسی کو اسم اعظم کی تعلیم دی گئی تھی اور وہ صاحب اسم اعظم تھے اور اسی سے حضرت سلمان فارسی کی عظمت اور بلند کردار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

عمر بن حنظلہ فقہاء کے نزدیک مشہور مقبولہ روایت کے راوی ہیں اور اس روایت میں بیان ہوا ہے کہ عمر بن حنظلہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ہمارے اصحاب میں سے دو افراد کے درمیان دین یا میراث میں تنازعہ یا جھگڑا ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کس کی طرف رجوع کیا جائے؟

فرمایا ان میں سے اس کو دیکھیں کہ جو ہماری احادیث کی روایت کرنے والا ہو اور حلال و حرام میں دقت و تامل رکھتا ہو اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہو، پس اس کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں، بے شک میں نے اس کو تم پر حاکم مقرر کیا ہے پس جب وہ حکم کرے اور اس کا حکم قبول نہ کریں تو انہوں نے حکم الہیٰ کو حقیر جانا اور ہمارے قول کو رد کیا ہے اور ہم پر رد کرنے والا خدا کے حکم کو رد کرنے والا ہے اور وہ شرک کی حد میں داخل ہے۔

ساتواں معجزہ: آسمان سے حضرتؑ کے لئے انگور ااور لباس کا آنا:

مدینۃ المعاجز میں ثاقب المناقب سے منقول ہے اور صاحبِ ثاقب المناقب نے لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں کوہ ابو قبیس پر دعا میں مشغول تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص دعا کر رہا ہے اور اپنی دعا میں کہتا ہے:

اللھم انی ارید العنب فارزقنیہ خدایا میں انگور چاہتا ہوں پس مجھے انگور عطا فرما۔

راوی کہتا ہے کہ ایک بادل آیا اور اس پر سایہ فگن ہو کہ اس کے سر کے قریب ہوا۔ اس شخص نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اس بادل میں سے انگور کا ایک خوشہ اٹھایا اور اپنے آگے رکھ لیا۔ دوبارہ اس نے دست دعا بلند کئے اور عرض کی خدایا میں برہنہ ہوں مجھے لباس عطا فرما۔ پس دوبارہ وہ بادل اس کے قریب آیا اور اس نے اس میں سے لپٹی ہوئی کوئی چیز جو کہ دو کپڑے تھے اُٹھالئے۔ پھر وہ بیٹھ کر انگور کھانے لگا حالانکہ وہ انگور کا موسم نہیں تھا اور میں اس کے قریب تھا میں نے انگور کے خوشہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور چند دانے اس میں سے لئے تو انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا کہ میں ان انگوروں میں شریک ہوں۔ فرمایا: کس طرح؟ میں نے کہا کہ آپؑ نے دعا کی اور میں نے آمین کہا اور دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا دونوں شریک ہوتے ہیں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ اور کھاؤ پس میں بیٹھ کر ان کے ساتھ کھانے لگا جب بقدر کفایت ہم کھا چکے تو وہ خوشہ یکسر بلند ہوا اور وہ شخص کھڑا ہو گیا اور فرمایا کہ یہ دونوں کپڑے بھی اٹھا لو۔ میں نے کہا کہ مجھے کپڑوں کی ضرورت نہیں ہے۔ فرمایا پھر رخ دوسری طرف کرو تا کہ میں پہن لوں پس ایک طرف ہو کر ان میں سے ایک کو تہ بند اور دوسرے کو ردا بنایا اور جو کپڑے اس کے بدن پر تھے وہ لپیٹ کر ہاتھ میں رکھ لئے اور ابو قبیس سے نیچے آئے اور جب صفا کی پہاڑی کے قریب پہنچے تو کچھ لوگ ان کے استقبال کو بڑھے اور وہ کپڑے جو ان کے ہاتھ میں تھے کسی کو دیدیئے، ایک شخص سے میں نے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا کہ فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہم ہیں۔

آٹھواں معجزہ: حضرتؑ کا ابو بصیر کو بینا کرنا اور پھر دوبارہ اسی حالت کی طرف پلٹانا:

قطب راوندی سے منقول ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ ابو بصیر سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپؑ کا موالی اور شیعہ ہوں اور ناتوان و نابینا ہوں آپؑ میرے لئے جنت کی ضمانت دیجئے۔ فرمایا کیا تو یہ نہیں چاہتا کہ تجھے ائمہ کی علامت بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیا ہی اچھا ہے کہ آپؑ علامت اور ضمانت دونوں کو میرے لئے جمع کر دیں۔ فرمایا: تمہیں کیوں یہ بات پسند ہے؟ میں نے عرض کی بھلا کیونکر مجھے یہ پسند نہ ہو۔ پس آپؑ نے اپنا دست مبارک میری (بند) آنکھوں پر پھیرا تو اسی وقت میں نے تمام ائمہ علیہم السلام کو آپؑ کے پاس دیکھا پھر فرمایا: آنکھیں کھول کر اپنی آنکھوں سے دیکھو تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ ابو بصیر کہتا ہے، خدا کی قسم! کتا، خنزیر اور بندر کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔ میں نے عرض کی یہ مسخ شدہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: جنہیں دیکھ رہے ہو یہ سواد اعظم ہیں۔ اگر پردہ اُٹھا دیا جائے اور لوگوں کی حقیقی صورت نظر آئے تو شیعہ حضرات اپنے مخالفین کو سوائے اس مسخ شدہ صورت کے نہ دیکھیں گے۔ اس کے بعد فرمایا: اے ابو محمد! اگر چاہتے ہو تو تمہیں اسی حالت میں رہنے دوں یعنی بینائی میں کہ اس صورت میں تیرا حساب خدا پر ہو اور اگر چاہتے ہو تو بارگاہ خداوندی سے تمہاری جنت کی ضمانت دوں تو تمہیں پہلی کیفیت پر پلٹا دوں۔ میں نے عرض کی: اس منحوس مخلوق کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں مجھے پہلی حالت کی طرف پلٹا دیں کیونکہ کوئی چیز جنت کا عوض نہیں ہو سکتی، پس آپؑ نے دست مبارک میری آنکھوں پر پھیرا اور جس حالت میں تھا اس کی طرف دوبارہ پلٹ گیا۔

نواں معجزہ: بیابان میں حضرتؑ کا چکور کے لئے پانی نکالنا:

شیخ طبرسی نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ باہر نکلے۔ اس دوران ہم ایک خشک زمین پر پہنچے کہ جس سے زیادہ حرارت کی وجہ سے آگ بھڑک رہی تھی اور وہاں بہت سی چڑیاں تھیں جو آپ کے خچر کے گرد اُڑ کر چکر لگانے لگیں۔ حضرت نے انہیں دور ہٹایا اور فرمایا: تمہارے لئے

کوئی اکرام و عزت نہیں۔ پس آپؑ اپنی منزل تک تشریف لے گئے۔ جب دوسرے دن واپس آئے اور ہم اس زمین میں پہنچے تو پھر چڑیاں پرواز کرنے لگیں اور آپؑ کے خچر کے گرد چکر لگانے لگیں اور آپؑ کہ سر کے اوپر پھڑ پھڑانے لگیں، پس میں نے سنا کہ حضرتؑ نے فرمایا: پیو اور سیر ابی حاصل کرو۔ جب میں نے دیکھا تو وہاں بہت سا پانی نظر آیا۔ میں نے عرض کی: اے میرے آقا! کل آپؑ نے انہیں منع کیا اور آج سیر اب کیا؟ فرمایا: کہ جان لو کہ آج ان کے ساتھ چکور بھی ملی ہوئی ہیں اور اگر ان کے ساتھ چکور نہ ہوتے تو انہیں پانی نہ دیتا۔ میں نے عرض کی مولاؑ چکور اور چڑیا میں کیا فرق ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وائے ہو تم پر! چڑیاں فلاں کے دوستوں میں سے ہیں کیو نکہ یہ انہیں میں سے ہیں اور چکور ہمارے موالیوں میں سے ہے یہ اپنی آواز میں کہتی ہیں:

بُورِکتُم اَھلَ البَیتِ وَبُورِکَت شِیعَتُکُم لَعَنَ اللهُ اَعدَائَکُم

اے اہل بیت علیہم السلام! آپؑ پر برکت ہو اور آپؑ کے شیعوں پر بھی برکت ہو اور خدا آپ کے دشمنوں پر لعنت کرے۔

دسواں معجزہ: آپؑ کا غیب کی خبر دینا

قطب راوندی نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ اسلام نے خراسان کے ایک شخص سے فرمایا: تیرے باپ کی کیا حالت تھی؟ کہنے لگا اچھا تھا فرمایا: جب تو سفر کے لئے نکلا اور جرجان کے علاقہ تک پہنچا تو تمہارا باپ فوت ہو چکا تھا۔ پھر فرمایا: تیرے بھائی کا کیا حال تھا؟ عرض کی میں اسے صحیح و سالم چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: اس کا ایک ہمسایہ تھا جس کا نام صالح ہے اس نے فلاں وقت اسے قتل کر دیا ہے۔ پس وہ شخص رونے لگا اس نے کہا انا اللہ وانا الیہ راجعون فرمایا خاموش رہو اور غم اندوہ نہ کرو کیونکہ ان کی جگہ بہشت میں ہے اور اس جہان فانی کے منازل سے وہ ان کے لئے بہتر اور خوش تر ہے۔

عرض کی: اے فرزند رسولؐ! جب میں اس طرف آرہا تھا تو میر ایک بیٹا رنجور اور بیمار تھا جو شدید درد والم میں دو چار تھا اس کا حال آپؑ نے نہیں پوچھا۔ فرمایا تیرا بیٹا صحت یاب ہو گیا ہے اور اس کے چچا نے اپنی لڑکی کی اس سے

noorani
MULTIMEDIA

INNOVATION, EFFECTIVENESS & VALUE
FOR MONEY, THE THREE MANTRAS THAT WE FOLLOW

WE ONLY PROVIDE THE BEST SERVICES
DON'T KNOW HOW TO START?
CALL/WHATSAPP: +92 334 2132 684

OUR SERVICES

SOCIAL MEDIA MARKETING
PRINTING & COMPOSING
GRAPHICS DESIGNING
WEB & ANDROID APPLICATION DEVELOPEMENT

EMAIL: NM7862017@OUTLOOK.COM
PAGE: WWW.FACEBOOK.COM/NOORANI.MULTIMEDIA

invision
solutions

We build intelligent digital experiences
that help businesses grow.

VACANT POSITIONS:

PHP Developer | Project Manager | HR Manager | ASP.NET Developer

jobs@invisionsolutions.ca

PEHNAWA

Kanwal Sajjad

Innovator of Fashionable Clothes

We Have Good Quality Of Ladies Kitties, Trouser, Garara,
3 Pieces Stiched & Un-Stiched Suits
(Lawn, Cotton, Chiffon, Boski, Khaddar & Many More)

Wholesale & Retail
We have Stiching & Embroidery Unit

Visit us on
Facebook.com/Pehnawa-by-Kanwal-Sajjad

FOR REGULAR UPDATE JOIN US ON
0333-3138680

al-furat
By The Prime Travel Services
PTS
IATA

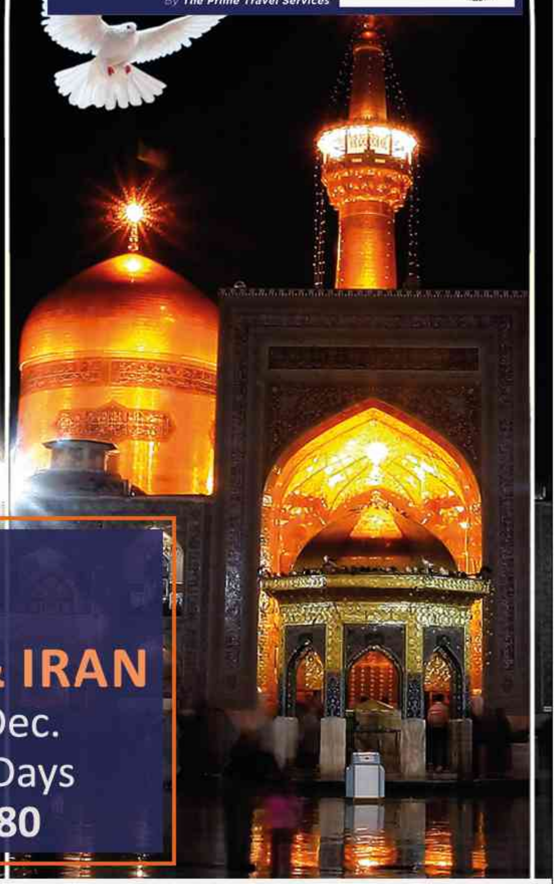

عراق ایران

PACKAGES

17TH RABI UL AWWAL IN NAJAF

GROUP # 035-A
IRAQ
Dep: 30-Nov.
Days: 12 Days
Cost: **$790**

GROUP # 035-B
IRAQ & IRAN
Dep: 30-Nov.
Days. 20 Days
Cost: **$1080**

WINTER VACATION PACKAGES

GROUP # 036
IRAQ
Dep: 14-Dec.
Days: 12 Days
Cost: **$790**

GROUP # 037-A
IRAQ
Dep: 21-Dec.
Days: 12 Days
Cost: **$790**

GROUP # 037-B
IRAQ & IRAN
Dep: 21-Dec.
Days: 20 Days
Cost: **$1080**

THE PRIME TRAVEL SERVICES
SUITE3, HANIF MANSION OPP. NISHTAR PARK,
SOLDIER BAZAR # 3, KARACHI, PAKISTAN

BRANCH OFFICE: +92 213 224 2246-49
U.A.N: 0304 1111214

/ALFURAT.NET   WWW.ALFURAT.NET

شادی کردی ہے جب تو اس سے ملے گا تو ایک بچہ پیدا ہو گا اور جس کا نام علی ہے اور وہ ہمارے شیعوں میں سے ہو گا البتہ تیرا بیٹا ہمارا شیعہ نہیں بلکہ وہ ہمارا دشمن ہے اور وہ دشمنی اس کے لئے کافی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پس وہ اُٹھ کر چلا گیا تو میں عرض کی کہ یہ کون ہے؟ فرمایا: اہل خراسان میں سے ایک شخص ہے جو ہمار شیعہ اور مومن ہے۔

چوتھی فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کے بعض مواعظ اور حکمت آمیز کلمات

اس فصل میں امام محمد باقر علیہ السلام کے چند اقوال زریں ذکر کئے جا رہے ہیں جو کتاب تحف العقول سے لئے گئے ہیں:

ا۔ دعا کرنے میں خدا سے اصرار کرنا خدا کو پسند ہے:

قَالَ علیہ السلام: إِنَّ اللهَ کَرِهَ إِلْحَاحَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذٰلِكَ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهُ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ.

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ خداوند عالم کو یہ پسند نہیں کہ لوگ کسی حاجت کے لئے ایک دوسرے سے اصرار کریں اور بار بار طلب کریں لیکن خدا کو یہ پسند ہے کہ اس سے کوئی حاجت طلب کرتے وقت اصرار کیا جائے اور بار بار اس سے سوال کیا جائے۔

۲۔ کمال تین چیزوں میں ہے:

قَالَ عَلَيْهِ السَّلام: الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ تَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ.

فرمایا: مکمل کمال ہے دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا، دین میں صاحب بصیرت ہونا، مصیبت اور سختیوں میں صبر کرنا اور امر معاش کا اندازہ لگانا یعنی ہر مہینہ میں جتنی اس کی آمدنی ہے اس کا حساب لگائے اور اسی اندازہ سے خرچہ

کرے پس اگر ہر مہینہ میں تین روپے اس کی آمدنی ہے تو روزانہ دس پیسے خرچ کرے اور اس سے زیادہ خرچ نہ کرے اور اگر اتفاقاً کسی دن زیادہ خرچ ہو جائے تو اتنا دوسرے دن کم خرچ کرے تاکہ قرض کی ذلت اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا جا سکے۔

ہمارے شیخ ثقۃ الاسلام نوری نے مستدرک کے خاتمہ میں محمد باقر بن محمد تقی بن مقصود علی (مجلسی رحمہ اللہ) کے حالات میں نقل کیا ہے کہ ملا محمد تقی کی والدہ عارفہ، مقدسہ اور صالحہ تھیں اور ان کی صلاح و تقویٰ کے سلسلہ میں منقول ہے کہ ایک دن ان کے شوہر ملا مقصود علی نے کسی سفر کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں بیٹوں ملا محمد تقی اور ملا محمد صادق کو علامہ مقدسِ متورع ملا عبداللہ شوشتری کی خدمت میں تحصیل علوم شرعیہ کے لئے لے آئے اور اس بزرگوار سے استدعا کی کہ ان کی تعلیم کا پورا خیال رکھیں۔ اس کے بعد سفر پر چلے گئے پس ان ہی دنوں میں عید آگئی تو جناب ملا عبداللہ نے ملا محمد تقی کو تین تومان دیئے اور فرمایا کہ انہیں اپنی ضروریات معاش میں صرف کریں۔ عرض کی کہ والدہ کی اطلاع واذن کے بغیر میں اسے استعمال نہیں کر سکتا۔ جب اپنی والدہ کی خدمت میں گئے اور کیفیت بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے والد کی دکان کی درآمد اتنی ہے جو تمہارے خرچ کے برابر ہے جو میں تمہارے لئے مقرر کر رکھی ہے اور اس مدت میں اتنے خرچ میں گزارا کرنا تمہاری عادت بن چکی ہے پس اگر میں یہ رقم لے لوں تو تمہاری معاشی حالت میں وسعت آجائے گی اور جب یہ رقم ختم ہو جائے گی تو تم پہلی عادت کو بھول چکے ہوگے پس اُس وقت تھوڑے خرچ پر صبر نہیں کر پاؤ گے لہٰذا مجبوراً مجھے اکثر اوقات تمہاری تنگیِ حالات کی شکایت، ملا عبداللہ وغیرہ سے کرنی پڑے گی حالانکہ یہ میرے لئے مناسب نہیں۔

جب مولانا کی خدمت میں یہ بات بیان کی گئی تو اس بزرگوار نے ان کے حق میں دعا کی اور خداوند عالم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور اس سلسلہ جلیلہ کو حامیان دین متین اور شریعت محمدی کی ترویج کرنے والوں میں قرار دیا اور انہیں میں سے علامہ مجلسیؒ کو انتخاب کیا جو علم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھے۔

Green Island
Developmental & Educational Services
(A Project of GIT®)

SHORT COMPUTER COURSES

	Course Title	Duration	Fees Per Month
1	**Hardware - Basic** » Computer Introduction » Basic Dos & Windows » Assembling & De-assembling pc with Dual Core, Quad Core & Core i CPU » Hardware and Software Configuration	1 Month	Rs. 1500/-
2	**Web Designing - Basic** » HTML/CSS » Adobe Dreamweaver » Basics of Javascript	2 Months	Rs. 2000/-
3	**Computer Techniques** » Module 1 » Module 2 » Module 3	 12 Days 12 Days 07 Days	 Rs. 800/- Rs. 1000/- Rs. 500/-
4	**Game Development for KIDS**	2 Weeks	Rs. 1000/-
5	**Graphics Designing - Basic** » Adobe Photoshop » Adobe Illustrator » Urdu Inpage	2 Months	Rs. 2500/-

BECOME A COMPUTER EXPERT

only for BOYS

GIDES: Basement, Amtul Apartment, Near Noble Computer Centre, Parsi Colony, Soldier Bazar No. 1, Karachi, Contact # 021-32253606, 0336-2783491, Email: gidespk@gmail.com

Green Island
Women Wing
(A Project of GIT®)

Awareness, Connection and Empowerment

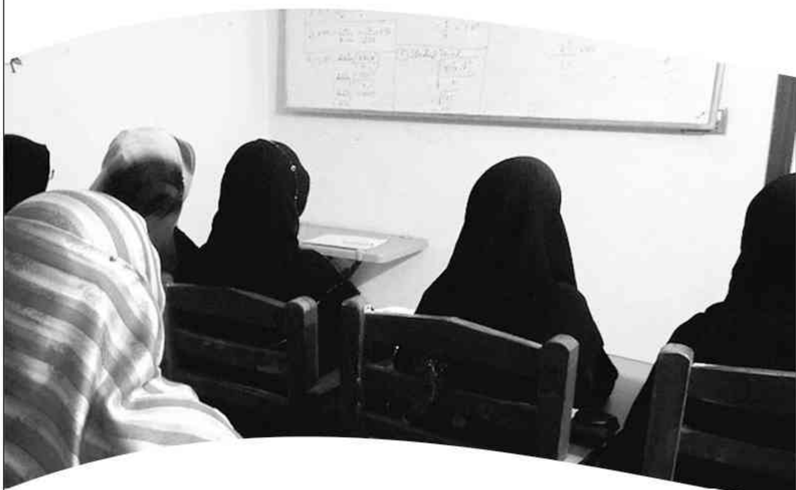

COACHING CLASSES

CLASS 4 to 10 (ALL BOARDS)

XI & XII (COMMERCE, SCIENCE & ARTS)

BA, B.COM, BSC & BCS
MCAT, ECAT, BCAT, NTS

TIMING 4:30 PM TO 7:00 PM

EXPERIENCED & QUALIFIED FACULTY

COMPUTER COURSES & ENGLISH LANGUAGE
CLASSES ARE ALSO AVAILABLE

EXHIBITION CUM SALE OF USED CLOTHES

WEDDING & PARTY DRESSES ON RENT

Attending a Formal Event?
Getting Married?? Need an Outfit???

Quality Sherwani and Suits for bride grooms are also available on rent at amazing rates

VOCATIONAL COURSES

What we offer

Cooking | Mehandi | Stitching | Sketching | Professional Grooming
Oil Painting | Jewellry Making | Boutique Designing | Art & Craft
Gymnazium | Teacher's Training

Call: **0213-2244076** | Whatsapp: **0331-8955701**
GIWW, Ground Floor, Raheen Avenue, Near Pak Night Soldier Bazar #2 Karachi.
www.women.greenislandtrust.org | www.facebook.com/giwwpk

۳۔ صحبت کا رشتہ داری میں تبدیل ہونا:

قَالَ عَلَیهِ السَّلَامُ: صحبة عشرين سنة قرابة

یعنی بیس سال کی دوستی ورفاقت قرابت ورشتہ داری کے حکم میں ہے۔

۴۔ دنیا اور آخرت کا اخلاق:

قَالَ عَلَیهِ السَّلَامُ: ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَحْلُمُ إِذَا جُهِلَ عَلَيْكَ۔

فرمایا تین چیزیں دنیا و آخرت کے مکارم واخلاق میں سے ہیں:

۱۔ جس نے تم پر ظلم کیا ہو اسے معاف کرنا۔

۲۔ جس نے تم سے قطع تعلق کیا ہو اس سے صلہ رحمی اور تعلق بنائے رکھنا۔

۳۔ جب تمہارے ساتھ جہالت اور نادانی کا برتاؤ کیا جائے تو ایسے موقع پر حلم و بردباری سے کام لینا۔

۵۔ مومن کی حاجت روائی نہ کرنا اور راہ خدا میں خرچ نہ کرنے کی مذمت:

قَالَ عَلَیهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْتَنِعُ مِنْ مَعُونَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَ السَّعْيِ لَهُ فِي حَاجَتِهِ قُضِيَتْ أَوْ لَمْ تُقْضَ إِلَّا ابْتُلِيَ بِالسَّعْيِ فِي حَاجَةِ مَنْ يَأْثَمُ عَلَيْهِ وَ لَا يُؤْجَرُ وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَبْخَلُ بِنَفَقَةٍ يُنْفِقُهَا فِيمَا يُرْضِي اللهُ إِلَّا ابْتُلِيَ بِأَنْ يُنْفِقَ أَضْعَافَهَا فِيمَا أَسْخَطَ اللهَ۔

فرمایا: کوئی بندہ اپنے برادر مومن کی مدد اور اس کی حاجت پورا کرنے کی کوشش سے امتناع نہیں کرے گا چاہے وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو مگر یہ کہ وہ مبتلا ہو گا ایسی ہی حاجت کے لئے سعی و کوشش کرنے میں کہ جو موجب گناہ ہو گی اور اس میں کوئی اجر اسے نہیں ملے گا اور کوئی شخص رضائے خدا کے راستہ میں خرچ کرنے سے بخل نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس سے کئی گنا زیادہ ان کاموں میں خرچ کرنے میں مبتلا ہو گا کہ جو غضب خدا کو اُبھارنے والے ہیں۔

٦۔انسان خود اپنے نفس کا سب سے بڑا خیر خواہ:

قَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَاعِظاً فَإِنَّ مَوَاعِظَ النَّاسِ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُ شَيْئاً۔

فرمایا: خدا جس شخص کے نفس کو خود اس کا واعظ اور نصیحت کرنے والا قرار نہ دے دوسروں کی وعظ و نصیحت اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

۷۔خدا کی دشمنی سے بچو:

قَالَ علیہ السلام: كَمْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ لَقِيَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ كَبَّ اللهُ عَدُوَّكَ وَ مَا لَهُ مِنْ عَدُوٍّ إِلَّا اللهُ۔

فرمایا: کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جو دوسرے سے ملتے وقت کہتے ہیں کہ خدا تیرے دشمن کو سرنگوں کرے حالانکہ اس کا دشمن خدا ہوتا ہے۔

۸۔عالم ستر عابدوں سے بہتر:

قَالَ علیہ السلام: عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ عَابِدٍ۔

آپ نے فرمایا: وہ عالم کہ جس کے علم سے لوگ نفع اٹھائیں وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ علم و علماء کی فضیلت کی روایات شمار و احصار سے زیادہ ہیں ان میں سے بعض میں ذکر ہوا ہے کہ:

-ایک عالم ہزار عابد اور ہزار زاھد سے بہتر ہے۔

-عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے آفتاب کی باقی ستاروں پر۔

-فقیہ کا ایک رکعت نماز ادا کرنا عابد کی ستر ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

-عالم کی نیند جہالت کی نماز سے بہتر ہے۔

- جب کوئی مومن مر جائے اور ایک ورقہ چھوڑ جائے کہ جس میں علم ہو تو قیامت کے دن وہ ورقہ اس کے اور جہنم کے درمیان پردہ بن جائے گا اور خداوند عالم ہر حرف کے بدلے جو اس میں لکھا ہوا ہے ایک شہر اسے عطا فرمائے گا جو سات دنیا سے زیادہ وسیع ہو گا۔

- جب فقیہ مر جاتا ہے تو اس پر فرشتے اور زمین کے وہ ٹکڑے گریہ کرتے ہیں جن پر وہ خدا کی عبادت کرتا تھا اور آسمان کے وہ دروازہ بھی کہ جن سے گزر کر اس کے اعمال اوپر جاتے تھے۔

- فقیہ کے مرنے سے اسلام میں ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جسے کوئی چیز بند نہیں کر سکتی کیونکہ فقہاء و مومنین اسلام کے ایسے قلعے ہیں جو شہر کے گرد بنائے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ کئی روایات ہیں۔

ہمارے شیخ ثقۃالاسلام نوری نے کلمہ طیبہ میں بہت سی روایات علماء کی فضیلت اور ان کے وجود کے فوائد میں بیان کی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- وہ خداوند عالم کا بندوں کو دوست رکھنے اور بندوں کے خدا کو دوست رکھنے کا سبب ہیں اور یہ دونوں محبتیں خدا کی طرف رجوع کرنے والوں کا انتہائے سیر سالکین اور آخری مرحلہ ہیں۔

شیخ طبرسی کے نواسے نے کتاب مشکوٰۃ الانوار میں روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ جب ایک جنازہ بھی موجود ہو اور عالم کی مجلس بھی ہو تو ان میں سے کون سا عمل آپؐ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے کہ جس میں حاضر ہوں؟ فرمایا کہ:

- اگر جنازہ کے لئے کوئی شخص موجود ہے کہ جو جا کر اسے دفن کرے تو بے شک عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار جنازہ پر حاضر ہونے،

- ہزار مریض کی عیادت کرنے،

- ہزار رات عبادت میں کھڑے ہونے،

- ہزار دن روزہ رکھنے،

- مساکین کو ہزار درہم صدقہ دینے،

- حج واجب کے علاوہ ہزار حج کرنے،

-اور جہاد واجب کے علاوہ راہ خدا میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے سے بہتر ہے اور یہ تمام مقامات، مجلسِ علم میں حاضر ہونے کا کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔

-کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند عالم کی عبادت علم کی وجہ سے ہوتی ہے۔

-خیر دنیا و آخرت علم سے ہے اور شر دنیا و آخرت جہل کی بناء پر ہے۔

-کیا میں تمہیں اس جماعت کی خبر نہ دوں کہ جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء، اس کے باوجود ان کی قدر و منزلت پر جو خدا کے نزدیک ہے رشک کیا جائے گا، جو نور کے منبر پر بیٹھے ہوں گے۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ لوگ کون ہیں؟

فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بندوں کو خدا کا محبوب بناتے ہیں اور خدا کو بندوں کا محبوب بناتے ہیں۔ ہم نے عرض کی یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ خدا کو بندوں کا محبوب بناتے ہیں۔ پس وہ بندوں کو کس طرح خدا کے نزدیک محبوب بناتے ہیں؟ فرمایا ان کو حکم دیتے ہیں ان چیزوں کا جسے خدا دوست رکھتا ہے اور روکتے ہیں انہیں ان چیزوں سے کہ جنہیں خدا پسند نہیں کرتا، پس جب وہ اطاعت کرتے ہیں تو خدا انہیں دوست رکھتا ہے۔

- علماء کے وجود کے فوائد میں سے ہے کہ ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب کئی گنا ہو جاتا ہے جیسا کہ شیخ شہید نے روایت کی ہے کہ عالم کے ساتھ جامع مسجد کے علاوہ نماز پڑھنا ہزار رکعت کے برابر ہے اور جامع مسجد میں لاکھ رکعت کے برابر ہے۔

-اسی طرح ان پر صدقہ کرنا ثواب کے کئی گنا ہونے کا سبب ہے جیسا کہ علامہ حلیؒ نے رسالہ سعدیہ میں اور ابن ابی جمہور نے عوالی اللئالی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ علماء پر صدقہ کرنا ایک کے مقابلے میں سات ہزار کے برابر ہے۔

-اسی طرح ان کے ساتھ ہم نشینی سے خیر و رحمت کا پہنچنا۔ چنانچہ امالی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مومن کسی عالم کے پاس ایک لحظہ نہیں بیٹھتا مگر یہ کہ خداوند عالم اسے ندا دیتا ہے کہ تو میرے محبوب کے پاس بیٹھا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے، بے شک میں تجھے بہشت میں اس کے ساتھ بٹھاؤں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

عدۃ الداعی میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ علماء کے پاس ایک لحظہ بیٹھنا خدا کے نزدیک ہزار سالہ عبادت سے بہتر ہے اور کافی وغیرہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کہ علماء سادات ہیں ان کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔ البتہ کچھ روایات میں قاضی عامہ کے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے اس لئے کہ شاید اس پر لعنت آئے اور وہ ہمنشین کو بھی گھیر لے اور اس سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے پاس بیٹھنا جو محل رحمت ہیں، اس موہبت (عطیہ الٰہی) میں شریک ہونے کا سبب ہے۔

- نیز مروی ہے کہ عالم کی مثال عطر فروش جیسی ہے کہ اس سے ملاقات کے وقت اگر اس کا عطر نہ بھی خریدے تب بھی اس کی خوشبو تجھے پہنچے گی اور اس طرح ان کی طرف دیکھنے والوں کو بھی فیض پہنچتا ہے کیونکہ عالم کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔

- جامع الاخبار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ عالم کے چہرے کی طرف ایک دفعہ دیکھنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

- عدۃ الداعی میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عالم کے چہرے کی طرف نگاہ کرنا خدا کے نزدیک بیت اللہ الحرام میں ایک سال کے اعتکاف سے زیادہ محبوب ہے۔

- اسی طرح علماء کے گھر کے دروازہ کی طرف دیکھنا جیسا کہ کتاب مذکورہ میں روایت ہے کہ خداوند عالم کے گھر کے دروازے کی طرف دیکھنے کو عبادت قرار دیا ہے۔

- اسی طرح ان کی زیارت کرنا، چنانچہ اسی کتاب میں آنجناب سے مروی ہے علماء کی زیارت کرنا خدا کے نزدیک خانہ کعبہ کے گرد ستر طواف کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور ستر حج وعمرہ پسندیدہ قبول شدہ سے بہتر ہے، خداوند عالم اس کے لئے ستر درجے بلند کرتا ہے اور اس پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے لئے فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ اس پر بہشت واجب ہے بلکہ ان کی زیارت کو آئمہ علیہم السلام کی زیارت کا بدل قرار دیا ہے باوجود اس اجر وخیر کے جو ان کی زیارت میں ہے جیسا کہ کافی میں امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص ہماری قبور کی زیارت کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ صلحاء اور ہمارے بھائیوں کی زیارت کرے اور اسی طرح علماء کے وجود سے عذاب دنیا و برزخ گنہگاروں سے اٹھا دیا جاتا ہے۔

۹۔ نو دولت مند سے حاجت طلب کرنا:

قَالَ علیہ السلام: إِنَّمَا مَثَلُ الْحَاجَةِ إِلَى مَنْ أَصَابَ مَالَهُ حَدِيثاً كَمَثَلِ الدِّرْهَمِ فِي فَمِ الْأَفْعَى أَنْتَ إِلَيْهِ مُحْوِجٌ وَ أَنْتَ مِنْهَا عَلَى خَطَرٍ۔

فرمایا: نئے صاحب مال سے حاجت مندی کی مثال اس درہم کی ہے جو سانپ کے منہ میں ہو کہ جس کی تجھے ضرورت ہو لیکن اس سانپ کی وجہ سے تو خطرے سے دوچار اور نزدیک ہلاکت ہو۔

۱۰۔ نیکی کا خزانہ چار چیزوں میں:

قَالَ علیہ السلام: أَرْبَعٌ مِنْ كُنُوزِ الْبِرِّ كِتْمَانُ الْحَاجَةِ وَ كِتْمَانُ الصَّدَقَةِ وَ كِتْمَانُ الْوَجَعِ وَ كِتْمَانُ الْمُصِيبَةِ۔

فرمایا: چار چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں:

۱۔ حاجت و ضرورت کو چھپانا ۲۔ صدقہ کا چھپانا ۳۔ درد و تکلیف کو چھپانا ۴۔ مصیبت کو چھپانا۔

مولف کہتے ہیں کہ مجموعہ ورام میں احنف سے ایک روایت منقول ہے کہ جس کا یہاں بیان کرنا مناسب ہے اور وہ اس طرح ہے کہ احنف کہتا ہے کہ میں نے اپنے چچا صعصعہ سے درد والم کی شکایت کی جو میرے دل میں تھا تو انہوں نے مجھے سرزنش کی اور فرمایا: اے بھتیجے! جب کوئی مصیبت تجھ پر پڑے تو اس کی شکایت کسی اپنے جیسے سے نہ کرنا کیونکہ جس شخص سے شکایت کر رہے ہو یا تو وہ تمہارا دوست ہے یا تمہارا دشمن۔ دوست ہونے کی صورت میں وہ بدحال اور پریشان ہو گا اور اگر دشمن ہے تو وہ خوش ہو گا۔ اسی طرح وہ درد جو تجھ میں ہے اس کی شکایت اپنے جیسی مخلوق سے نہ کرنا کیونکہ جو مخلوق اس بات پر قدرت نہ رکھتی ہو کہ اس جیسی تکلیف اپنے سے دور کر سکے تو بھلا کسی دوسرے سے کیا دور کر سکتی ہے بلکہ اپنی شکایت کو اس ہستی کے سامنے پیش کرو کہ جس نے تجھے اس میں مبتلا کیا ہے اور وہ قدرت بھی رکھتی ہے کہ اسے تجھ سے برطرف کرے اور تجھے اس سے نجات عطا فرمائے۔ اے میرے بھتیجے! چالیس سال ہو گئے ہیں کہ میری ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہے یہاں تک کہ میں

کوئی چیز بیابان اور پہاڑ نہیں دیکھ سکتا تھا اس طویل مدت میں، میں نے اپنی بیوی اور اپنے اہل وعیال میں سے کسی کو اس کی اطلاع نہیں دی۔

۱۱۔ سستی اور بے قراری سے بچو:

قَالَ علیہ السلام: إِيَّاكَ وَ الْكَسَلَ وَ الضَّجَرَ فَإِنَّهُمَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ مَنْ كَسِلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقّاً وَ مَنْ ضَجِرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى حَقٍّ۔

فرمایا: کسالت وسستی اور بے قراری سے بچو کیونکہ یہ دونوں چیزیں ہر برائی کی چابی ہیں، جو سستی کرے گا وہ حق کو ادا نہیں کرتا اور جو بے قرار ہو وہ کسی حق پر صبر نہیں کر سکتا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ اس مقام پر شیخ عارف زاہد ابوالحجاج اقصری کی حکایت میری نگاہ میں ہے اور مناسب ہے کہ یہاں اس کا ذکر ہو اور وہ اس طرح ہے کہ ایک دن ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کا شیخ/استاد کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا استاد ابو جعران (گبریلا) ہے اور وہ ایسا کیڑا ہے جو نجاست کو اپنے گرد جمع کر کے اس میں لوٹ پوٹ کے اسے اپنے بل کی طرف لے جاتا اور اس کا نام جعل ہے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ مزاح کر رہے ہیں فرمایا میں مزاح نہیں کر رہا وہ لوگ کہنے لگے کس طرح آپ کا استاد ابو جعران ہے،؟ کہنے لگے کہ میں سردی کی ایک رات بیدار تھا میں نے دیکھا کہ یہ کیڑا یعنی جعران یا جعل چراغ کے پاس جانے کا قصد رکھتا ہے اور چراغ ایک پائے کے اوپر ہے جو منارہ کی طرح تھا، لیکن وہ اتنا صاف وشفاف تھا کہ اس کیڑے کا پاؤں اس پر ٹھہر نہیں سکتا تھا یہ کیڑا چاہتا تھا کہ منارہ کے چراغ کے اوپر جائے لیکن اس کا پاؤں پھسل جاتا تھا اور وہ گر پڑتا لیکن کھڑے ہو کر پھر منارہ پر چڑھنا شروع کرتا۔ بڑی زحمت سے کچھ راستہ طے کرتا پھر گر پڑتا۔ میں نے شمار کیا اس نے سات سو مرتبہ کوشش کی چراغ کے پاس پہنچنے کی لیکن ہر دفعہ گر جاتا اور میں تعجب کر رہا تھا یہاں تک کہ میں صبح کی نماز کے لئے گھر سے نکلا

جب نماز پڑھ کر واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ منارہ پر چڑھ کر چراغ کے پاس بیٹھا ہے۔ پس میں نے اس سے سیکھا یعنی کام میں جد وجہد اور ثابت قدمی اور اسے انجام کو پہنچانا۔

۱۲۔ تواضع، سلام اور جدل:

قَالَ علیه السلام: التَّوَاضُعُ الرِّضَا بِالْمَجْلِسِ دُونَ شَرَفِهِ وَ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ وَ أَنْ تَتْرُكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كُنْتَ مُحِقّاً۔

فرمایا: تواضع اور فروتنی یہ ہے کہ انسان اس جگہ بیٹھنے پر راضی ہو جو اس کے مقتضائے شرف سے پست ہو اور یہ کہ سلام کرو ہر اس شخص کو جس سے ملاقات کرو اور یہ کہ مجادلہ (بے فائدہ بحث و تکرار) کو چھوڑ دو، اگرچہ حق تمہارے ساتھ ہو۔

۱۳۔ حیا اور ایمان:

قَالَ علیه السلام: اَلْحَيَاءُ وَ الْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قَرَنٍ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ۔

فرمایا: حیا اور ایمان ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں اور یہ دو گراں مایہ گوہر ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک چلا جاتا ہے تو اس کا ساتھی اس کے ساتھ ہی چلا جاتا ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ حیا و شرم کی فضیلت میں روایات بہت زیادہ ہیں اور اس کے متعلق اتنا کافی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اسلام کا لباس قرار دیا ہے اور فرمایا:

اَلاِسلَامُ عُریَان فَلِبَاسُهُ الحَیَاءُ

اسلام برہنہ و عریان ہے جب کہ اس کا لباس حیا ہے۔ پس جس طرح لباس شرمگاہوں اور ظاہری قباحتوں کو چھپاتا ہے اسی طرح حیا بھی باطنی قباحتوں اور برائیوں کو چھپاتی ہے اور روایت ہے کہ جس میں حیا نہیں اس کا ایمان نہیں اور یہ کہ خداوند عالم جس کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے شرم و حیا کو نکال دیتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہو گی جب تک بچوں اور عورتوں سے حیا دور نہ ہو جائے۔ اور اس کے علاوہ بھی کئی روایات معصومین علیہم السلام سے حیا کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ اسی لئے یہ صفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام میں زیادہ کامل تھی اس حد تک کہ روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات کرنے لگتے تو آپ کو شرم و حیا سے پسینہ آجاتا اور آپ حیا کی وجہ سے اپنی آنکھیں لوگوں سے بند کر لیتے۔

فرزدق شاعر نے امام زین العابدین علیہ السلام کی مدح اسی صفت سے کی ہے۔ فرزدق کہتا ہے:

يُغْضِي حَيَاءً وَيُغْضَى مِنْ مَهَابَتِهِ فَمَا يُكَلَّمُ إِلَّا حِينَ يَبْتَسِمُ

ترجمہ: وہ شرم و حیا سے آنکھیں نیچی کر لیتے ہیں اور ان کی ہیبت سے لوگوں کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور ان سے کوئی گفتگو نہیں کر سکتا جب تک ان کے چہرے پر تبسم نہ آجائے۔

اسی طرح حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ایک منافق نے آپؑ سے ذکر کیا کہ آپؑ کے بعض شیعہ شراب پیتے ہیں تو شرم و حیا کی وجہ سے آپؑ کے چہرہ اقدس پر پسینہ آگیا۔

۱۴۔ ظالم سلطان اور شیطان سے بچنے کا طریقہ:

قَالَ علیه السلام: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ يَبْعُدُ السُّلْطَانُ وَ الشَّيْطَانُ مِنْكُمْ فَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ بَلَى أَخْبِرْنَا بِهِ حَتَّى نَفْعَلَهُ فَقَالَ ع عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَبَكِّرُوا بِهَا فَإِنَّهَا تُسَوِّدُ وَجْهَ إِبْلِيسَ وَ تَكْسِرُ شِرَّةَ السُّلْطَانِ الظَّالِمِ عَنْكُمْ فِي

يَوۡمِكُمۡ ذٰلِكَ وَعَلَيۡكُمۡ بِالۡحُبِّ فِي اللهِ وَ التَّوَدُّدِ وَ الۡمُوَازَرَةِ عَلَى الۡعَمَلِ الصَّالِحِ فَإِنَّهٗ يَقۡطَعُ دَابِرَهُمَا يَعۡنِى السُّلۡطَانَ وَ الشَّيۡطَانَ وَ أَلِحُّوا فِي الِاسۡتِغۡفَارِ فَإِنَّهٗ مَمۡحَاةٌ لِلذُّنُوبِ۔

فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب اسے بجالاؤ تو سلطان و شیطان تم سے دور ہو جائیں۔ ابو حمزہ نے عرض کی ضرور بتایئے تا کہ ہم اسے بجالائیں۔ فرمایا تم پر لازم ہے کہ صبح کے وقت صدقہ دیا کرو کیونکہ صدقہ دینا شیطان کے منہ کو کالا اور بادشاہ کے قہر و غضب کو اس دن توڑ دیتا ہے اور تم پر لازم ہے کہ راہ خدا میں اور رضائے الٰہی کے لئے لوگوں سے دوستی اور محبت و مودت کرو یعنی تمہاری دوستی اللہ کے لئے ہو اور نیک عمل پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور آپس میں تعاون کرو کیونکہ یہ کام بادشاہ کے ظلم اور وسوسہ شیطان کو جڑ سے اُکھیڑ دیتا ہے اور جتنا ہو سکے استغفار اور طلب بخشش کے لئے بارگاہ خداوندی میں اصرار کرو کیونکہ یہ چیز گناہوں کو محو اور نیست و نابود کر دیتی ہے۔

۱۵۔ اعلیٰ مرتبہ شیعہ کی صفات:

روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے جناب جابر جعفی سے فرمایا کہ اے جابر! کیا یہی کافی ہے کہ کوئی شخص شیعیت اپنے اوپر باندھ لے اور اہل بیتؑ کی محبت کا دعویٰ کرے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں مگر وہ شخص جو خدا کی اطاعت اور تقویٰ و پرہیز گاری رکھتا ہو۔

اے جابر! زیادہ تر شیعوں کو نہیں پہچانا جاتا مگر

- تواضع وانکساری،
- کثرت کے ساتھ خدا کا ذکر کرنے،
- نماز و روزہ،
- ہمسائیوں میں سے فقراء و مساکین، قرضداروں اور یتیموں کو دیکھ بھال رکھنے،

-سچ بولنے،

-تلاوت قرآن کرنے،

-لوگوں سے نیکی کرنے کے علاوہ دوسری چیزوں سے زبان بند رکھنے

اور تمام امور میں اپنے رشتہ داروں کی امانتداری کرنے کے ساتھ۔

جابر نے کہااے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے تو کسی میں ان تمام صفات کو نہیں پایا۔ حضرت نے فرمایا: اے جابر! ان خیالات کی وجہ سے حق کے راستہ سے نہ ہٹو۔ کیا کسی شخص کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ کہے کہ میں علی علیہ السلام سے محبت ودوستی رکھتا ہوں اور ان کی ولایت کا دم بھرتا ہوں یا اگر یہ کہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں جب کہ آنحضرت جناب امیر المومنینؑ سے افضل ہیں، لیکن آپ کے اعمال کے مطابق عمل اور آپ کی سنت کی پیروی نہ کرے تو وہ محبت اس کے کسی کام نہ آئے گی۔ پس خدا سے ڈرو اور عمل کرو تاکہ خدا کے ثواب اور اجر الہیٰ حاصل کر سکو۔ بے شک خدا اور مخلوق میں سے کسی کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں اور خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اس کے بندوں میں سے وہ ہے جو خدا کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ پرہیز کرے اور اطاعت الہیٰ پر زیادہ عمل کرے۔ خدا کی قسم خدا کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا مگر اس کی اطاعت کے ساتھ اور ہم نے تمہارے لئے جہنم کی آگ سے برائت نہیں لے رکھی اور کسی شخص کی خدا پر کوئی حجت نہیں۔ جو شخص خدا کا مطیع اور فرمانبردار ہے وہ ہمارا ولی اور دوست ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرے وہ ہمارا دشمن ہے۔ کوئی شخص ہماری ولایت تک پرہیزگاری اور عمل صالح کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔

مولف فرماتے ہیں کہ ایک شخص سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ابو میسرہ عابد کو دیکھا کہ کثرت عبادت اور اطاعتوں میں زیادہ جدوجہد کی وجہ سے اس کے بدن کی ہڈیاں نکل آئی تھیں۔ میں نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے خدا کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ ابو میسرہ کو غصہ آگیا اور کہنے لگا کیا تو نے مجھ سے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جو میری نا

امیدی پر دلالت کرے، بے شک رحمت خدا نیکوکار لوگوں کے قریب ہے۔ پس مجھے اس کی باتوں سے رونا آگیا اور میں رونے لگا۔

لہذا مناسب ہے کہ عقلا اور دانا نظر و فکر کریں۔ رسولوں ابدال اور اولیاء کے حالات اور اطاعت الہیٰ میں ان کی کوشش وجدوجہد پر اور اپنی عمر کو عبادات میں صرف کرنے پر اور یہ کہ انہیں رات دن آرام نہیں تھا اور کبھی بھی وہ سستی نہیں کرتے تھے تو کیا انہیں خدا سے حسن ظن نہیں تھا؟ ایسا نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم وہ رحمت الہیٰ کی وسعت کو زیادہ جانتے تھے اور خدا کے جود و سخا کے متعلق ان کا حسن ظن سب سے زیادہ تھا لیکن وہ جانتے تھے کہ یہ امید ور جاء اور حسن ظن یقیناً محقق ہو گا اور کافی ہے اس مقام پر یہ چیز کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری خطبہ جو اپنی بیماری کے دنوں میں دیا جس میں آپؐ نے لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! کوئی دعویٰ کرنے والا یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں بغیر عمل کے نجات حاصل کرلوں گا اور کوئی آرزو رکھنے والا یہ آرزو نہ رکھے کہ میں اطاعت خدا کے بغیر اس کی رضا تک پہنچ جاؤں گا۔ اس خدا کے حق کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ عذاب خدا سے نجات نہیں دے سکتا مگر نیک عمل اور پھر فرمایا:

لَوعَصَیتُ لَھَوَیتُ اگر میں بھی خدا کی نافرمانی کروں تو ہلاک ہو جاؤں۔

پانچویں فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں اور وہ چیزیں جو آپؑ اور آپؑ کے مخالفین کے درمیان واقع ہوئیں

مؤلف فرماتے ہیں کہ میں اس فصل میں جو کچھ علامہ مجلسیؒ نے جلاء العیون میں لکھا ہے اس پر اکتفاء کرتا ہوں۔ علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ سید بن طاؤس نے معتبر سند کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے

کہ ایک سال ہشام بن عبد الملک حج کے لئے آیا اور میں بھی اس سال اپنے والد کے ساتھ حج پر گیا ہوا تھا، پس میں نے مکہ میں ایک دن لوگوں کے مجمع میں کہا کہ میں حمد کرتا ہوں اس خدا کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اور ہمیں آنحضرتؐ کی بدولت گرامی و باعزت قرار دیا ہے۔ پس ہم ہی ہیں جنہیں خدا نے اپنی مخلوق پر منتخب کیا اور ہم خدا کے پسندیدہ ہیں، ہم ہی روئے زمین پر اس کے بندوں میں سے خدا کے خلیفہ ہیں۔ پس سعادت مند وہ ہے جو ہماری اتباع کرے اور شقی و بدبخت وہ ہے جو ہماری مخالفت اور ہم سے دشمنی کرے۔

ہشام کے بھائی نے یہ خبر ہشام کو پہنچائی لیکن اس نے مکہ میں یہ مصلحت نہ دیکھی کہ ہم سے متعرض ہو سکے جب وہ دمشق پہنچا اور ہم مدینہ کی طرف واپس آ گئے تو اس نے عامل مدینہ کے پاس قاصد بھیجا کہ میرے والد کو اور مجھے اس کے پاس دمشق بھیج دے۔ جب ہم دمشق پہنچے تو تین دن تک تو اس نے ہم سے ملاقات نہ کی۔ چوتھے دن ہمیں اپنے دربار میں بلایا۔ جب ہم دربار میں داخل ہوئے تو ہشام اپنے تخت شاہی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنے لشکر کو مسلح و مکمل برابر کی صفوں میں اپنے سامنے کھڑا کیا ہوا تھا اور ایسی جگہ جس میں تیر کا نشانہ نصب تھا، اپنے سامنے ترتیب دے رکھا تھا اور اس کی قوم کے بڑے لوگ مقابلہ میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ جب ہم اس مکان کے صحن میں داخل ہوئے تو میرے والد آگے آگے تھے اور میں ان کے پیچھے چل رہا تھا۔ جس وقت ہم قریب پہنچے تو ہشام نے میرے والد سے کہا کہ اپنی قوم کے بزرگوں کے ساتھ تیر اندازی کیجئے۔

میرے والد کہنے لگے میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں اور اب مجھے تیر اندازی نہیں جچتی اگر مجھے معاف رکھو تو بہتر ہے۔ ہشام نے قسم کھائی کہ اس خدائے حق کی قسم! کہ جس نے مجھے اپنے دین اور اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ عزت بخشی ہے میں آپؑ کو معاف نہیں کروں گا۔ پھر مشائخ بنی امیہ میں سے ایک کو اشارہ کیا کہ تیر کمان انہیں دو تاکہ یہ تیر پھینکیں۔

پس میرے والد نے کمان اس شخص سے لے لی اور اس سے ایک تیر لے کر کمان کی زہ پر رکھا اور قوت امامت سے کھینچ کر وسط نشانہ پر لگایا پھر دوسرا تیر لے کر پہلے تیر کے فاق (پچھلے حصہ) پر مارا جو اسے پیکان تک دو نیم کر کے پہلے تیر کے درمیان جا کر رکا پھر تیسرا تیر لیا، اور اس دوسرے تیر کے فاق میں مارا جس نے اسے دو نیم کیا اور نشانہ کے درمیان پیوست ہو گیا، یہاں تک کہ آپؑ نے نو تیر پے در پے پھینکے کہ جن میں سے ہر تیر پہلے تیر کے فاق پر جا لگتا تھا اور اسے دو نیم کر دیتا تھا اور جو تیر آپ چھوڑتے گویا وہ ہشام کے جگر پر جا لگتا تھا اور اس کا رنگِ شوم متغیر ہو جاتا یہاں تک کہ نویں تیر پر وہ بے تاب ہو گیا اور کہنے لگا:

بہت عمدہ تیر چلائے ہیں آپؑ نے اے ابو جعفر! اور آپؑ عرب و عجم میں ماہر ترین تیر انداز ہیں آپؑ کس لئے کہتے ہیں کہ میں اس پر قدرت نہیں رکھتا۔ پس اس فعل سے وہ پشیمان ہوا اور میرے والد کے قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور سر نیچے جھکا لیا اور سوچ و بچار میں پڑ گیا۔ میں اور میرے والد اس کے سامنے کھڑے تھے جب ہمارا کھڑا ہونا طول پکڑ گیا تو میرے والد غضب میں آ گئے اور جب آپؑ کو غصہ آتا تو آپ آسمان کی طرف دیکھتے اور آثارِ غضب آپ کے جبین مبین سے ظاہر ہوتے تھے۔ جب ہشام نے میرے والد کی یہ کیفیت دیکھی تو آپؑ کے غضب سے ڈر گیا اور انہیں تخت کے اوپر بلایا اور میں آپؑ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا جب آپ اس کے نزدیک پہنچے تو ہشام اُٹھ کھڑا ہوا اور میرے والد سے گلے ملا اور انہیں اپنی دائیں جانب بٹھایا پھر میرے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور مجھے والد کی دائیں طرف بٹھا دیا پھر والد کی طرف رخ کر کے کہنے لگا:

ہمیشہ کے لئے قبیلہ قریش کو عرب و عجم پر فخر کرنا چاہئے کہ آپؑ جیسی ہستی ان میں موجود ہے۔ مجھے بتائیے کہ یہ تیر اندازی آپؑ کو کس نے سکھائی ہے اور کس زمانے میں آپؑ نے سیکھی ہے؟

والد نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اہل مدینہ میں یہ شغل عام ہے اور میں نے بچپن میں چند دن یہ کام کیا ہے اور اس وقت سے لے کر آج تک میں نے اسے ترک کرر کھا ہے چونکہ تم نے اصرار کیا اور قسم دی تھی تو آج میں نے کمان ہاتھ میں لی۔

ہشام کہنے لگا: میں نے اس قسم کی تیر اندازی کبھی نہیں دیکھی آیا جعفرؑ بھی اس معاملہ میں آپؑ کی طرح ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت رسالتؑ، کمال اور تمام دین کو جو خدا نے اس آیت میں ارشاد فرمایا ہے، الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ایک دوسرے سے بطور میراث لیتے ہیں، اور ہر گز زمین خالی نہیں رہتی ہم میں سے کسی ایسے شخص سے کہ جس میں وہ چیزیں کامل ہوتی ہیں کہ جن سے دوسرے لوگ قاصر ہیں۔

جب یہ بات اس نے میرے والد سے سنی تو وہ بہت آگ بگولہ ہو گیا اور اس کا نحس منہ سرخ ہو گیا اور اس کی سیدھی آنکھیں کج ہو گئیں یہ اس کے غضب کی علامتیں تھیں۔ کچھ دیر وہ سر نیچے کئے ہوئے خاموش رہا پھر اس نے سر اٹھایا اور میرے والد سے کہنے لگا کہ کیا ہمارا اور آپؑ کا نسب ایک نہیں کیونکہ ہم سب عبد مناف کی اولاد ہیں؟

میرے والد نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے لیکن خداوند عالم نے ہمیں اپنے سرِّ مکنون اور خالص علم کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے کہ جس سے دوسرے کسی کو مخصوص نہیں کیا۔

ہشام کہنے لگا ایسا نہیں ہے کہ خداوند عالم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شجرۂ عبد مناف سے تمام مخلوق خواہ سیاہ ہو یا سفید تمام کی طرف مبعوث کیا ہے؟ پھر یہ میراث آپ کے ساتھ کیسے مخصوص قرار دی گئی حالانکہ جناب رسالت مآبؐ تو تمام مخلوق کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتے ہیں: وللہ میراث

السموات والارض پس کس طرح میراث علم آپؑ کے ساتھ مخصوص ہوگئی جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا اور آپؑ لوگ پیغمبر نہیں ہیں؟!

میرے والد نے جواب میں کہا کہ خداوند کے اس قول کی وجہ سے جس میں خدا نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا: لا تحرك به لسانك لتعجل به (ترجمہ) اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دے تاکہ تو اس میں جلدی کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے اپنی زبان مبارک کو حرکت نہیں دی اور خدا نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا ہے ہمیں وہ اپنے علم کے ساتھ مخصوص کر دیں اور ہمارے علاوہ کسی کو اس علم سے مخصوص نہ فرمائیں اسی لئے حضرت رسالت مآبؐ نے اپنے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کو مخصوص کیا کچھ رازوں کے ساتھ جو کہ باقی اصحاب پر مخفی تھے اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وتعیها اذن واعیة اور یاد رکھتے ہیں انہیں یاد رکھنے والے کان، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ! میں نے خدا سے سوال کیا ہے وہ انہیں تیرے کان قرار دے اس لئے علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم کے ہزار باب تعلیم کئے کہ جس کے ہر باب سے علم کے ہزار باب کھلتے ہیں۔ جس طرح آپ لوگ اپنے مخصوص لوگوں کو راز بتاتے ہیں اور اس کو دوسرے لوگوں سے مخفی رکھتے ہیں اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے راز علی علیہ السلام سے کہتے اور دوسرے لوگوں کو اس کا محرم نہیں سمجھتے تھے اس طرح علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے اہل بیتؑ میں سے کسی شخص کو جو ان اسرار کا محرم راز تھا، ان رازوں کے ساتھ مخصوص کیا اور اس طرح سے وہ علوم بطور میراث ہم تک پہنچے ہیں۔

ہشام کہنے لگا کہ علی (علیہ السلام) دعوی کرتے تھے کہ وہ علم غیب جانتے ہیں حالانکہ خدا نے علم غیب سے کسی کو مطلع نہیں کیا تو یہ دعویٰ وہ کہاں سے کرتے تھے؟

میرے والد نے فرمایا کہ خداوند عالم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک کتاب نازل کی اور اس کتاب میں بیان کیا ان چیزوں کو جو ہو چکی ہیں اور جو قیامت تک ہونے والی ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے: ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیء وھدی و موعظة للمتقین اور ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی ہے جس ہر چیز کا بیان ہے اور وہ ہدایت اور موعظہ ہے متقیوں کے لئے اور پھر فرماتا ہے: وکل شیء احصیناہ فی امام مبین اور ہر شئ کو احصار اور شمار کیا ہے امام مبین میں اور فرماتا ہے کہ: ما فرطنا فی الکتاب من شئ اور کتاب میں ہم نے کوئی چیز چھوڑ نہیں رکھی پس حق تعالیٰ نے وحی کی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ ہر وہ غیب اور راز جو خدا نے پیغمبر پر نازل کی اسے علی کے علاوہ کسی اور سے بیان نہ کریں۔ اور حضورؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حرام ہے میرے اصحاب اور اہل خانہ پر میرے پوشیدہ اعضاء کی طرف دیکھنا سوائے میرے بھائی علیؑ کے کہ جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرا مال اس کا ہے اور اس پر لازم ہے وہ کچھ کہ جو مجھ پر لازم ہے اور وہ ہے میرے قرض کو ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا۔ پھر آپ نے اصحاب سے کہا کہ علی بن ابی طالبؑ میرے بعد جہاد کریں گے منافقین کے ساتھ تاویل قرآن پر جس طرح کہ میں نے کافروں سے جہاد کیا ہے تنزیل قرآن پر اور صحابہ میں سے کسی کے پاس تمام قرآن کی تاویل نہیں تھی، سوائے علیؑ کے اور اس وجہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ علم قضاوت کو جاننے والا علی بن ابی طالبؑ ہیں یعنی اسے تمہارا قاضی ہونا چاہیئے اور عمر بن الخطاب نے بارہا کہا کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔ عمر حضرتؑ کے علم کی گواہی دیتے تھے اور دوسرے لوگ بھی یہ کام کرتے تھے۔

پس ہشام نے کافی دیر تک سر نیچے رکھا پھر سر اٹھا کر کہا آپؑ جو حاجت رکھتے ہیں مجھ سے طلب کیجئے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہشام کے جواب میں میرے والد نے فرمایا کہ میرے اہل و عیال میرے باہر آنے سے وحشت اور خوف میں ہیں، استدعا کرتا ہوں کہ مجھے واپسی کی اجازت دے دو۔

ہشام نے کہا: میں آپؑ کو اجازت دیتا ہوں آپؑ آج ہی چلے جائیں۔ پس میرے والد نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور اس سے رخصت ہوئے اور میں نے بھی اس کو رخصت کیا اور وہاں سے باہر نکلے۔

عیسائی راہب کے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوالات:

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب ہم ہشام کے گھر کے باہر کے میدان میں پہنچے تو اس میدان کے آخر میں ہم نے بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا میرے والد نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں؟ ہشام کا دربان کہنے لگا یہ قسیسین اور رہبان نصاریٰ ہیں، اس پہاڑ میں ان کا ایک عالم رہتا ہے جو ان علماء میں سے سب سے زیادہ صاحب علم ہے اور ہر سال ایک مرتبہ یہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے اپنے مسائل پوچھتے ہیں اور آج اسی لئے جمع ہوئے ہیں۔ پس میرے والد ان کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ میرے والد نے اپنا سر ایک کپڑے سے چھپا لیا تاکہ وہ انہیں پہچان نہ سکیں اور اس گروہ نصاریٰ کے ساتھ اس پہاڑ پر تشریف لے گئے اور جب نصاریٰ بیٹھے تو میرے والد بھی ان کے درمیان بیٹھ گئے اور ان عیسائیوں نے اپنے عالم کے لئے مسند بچھا دی اور اسے باہر لے آئے اور مسند پر بٹھایا اور وہ بہت عمر رسیدہ تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب کے بعض حواریوں کو اس نے دیکھا ہوا تھا اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کے ابرو اس کی آنکھوں پر پڑے تھے پس اس نے اپنے ابرو ریشم کے کپڑے سے سر سے باندھ لئے اور اپنی آنکھیں سانپ کی آنکھوں کی طرح پھیرنے لگا اور حاضرین کو دیکھنے لگا۔ جب ہشام کو یہ خبر ملی کہ حضرتؑ، عیسائیوں کے گرجے کی طرف تشریف لے گئے ہیں تو اس نے اپنے خواص میں سے کسی کو بھیجا کہ جو کچھ ان کے اور آپؑ کے درمیان وقوع پذیر ہو وہ اسے اس سے باخبر کرے۔

جب اس عالم کی نظر میرے والد پر پڑی تو کہنے لگا آپ ہم میں سے ہیں یا امت مرحومہ میں سے؟

حضرتؑ نے فرمایا: میں امت مرحومہ میں سے ہوں۔

اس نے پوچھا آپؑ ان کے علماء میں سے ہیں یا جہال میں سے ؟

فرمایا کہ میں ان کے جہال میں سے نہیں ہوں۔

پس وہ مضطرب ہوا اور کہنے لگا کہ مجھ سے سوال کریں گے یا میں آپؑ سے سوال کروں ؟

فرمایا تم مجھ سے سوال کرو۔

کہنے لگا اے گروہ نصاریٰ! عجیب بات ہے کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ مجھ سے سوال کرو مناسب ہے کہ میں چند سوالات ان سے کروں، پس وہ کہنے لگا کہ اے بندۂ خدا یہ بتاؤ وہ کون سا وقت ہے کہ جو نہ رات میں سے ہے اور نہ دن میں سے ؟

میرے والد نے فرمایا: طلوعِ صبح اور طلوعِ سورج کے درمیان کا وقت۔ وہ کہنے لگا تو یہ وقت کس میں سے ہے ؟

میرے والد نے فرمایا: یہ جنت کے اوقات میں سے ہے اور اس وقت بیمار ہوش میں آجاتا ہے اور درد والم سکون میں آجاتے ہیں اور جس کو ساری رات نیند نہ آئی ہو اس وقت اسے نیند آجاتی ہے اور خداوند عالم نے اس وقت کو آخرت کی طرف رغبت رکھنے والوں کے لئے باعث رغبت قرار دیا ہے، اور آخرت کے لئے عمل کرنے والوں کے لئے دلیل واضح بنایا ہے اور انکار کرنے والوں اور متکبرین کے لئے جو آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے انکار کی حجت قرار دیا ہے۔

نصرانی کہنے لگا: آپؑ نے سچ کہا ہے مجھے خبر دیجئے اس چیز کے متعلق کہ جس کا آپؑ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ اہل جنت کھائیں پئیں گے تو سہی لیکن ان سے بول و براز خارج نہیں ہوگا، آیا دنیا میں کوئی اس کی نظیر ہے ؟

حضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں بچہ شکم مادر میں کھاتا ہے اس سے جو اس کی ماں کھاتی ہے حالانکہ اس سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی۔

نصرانی کہنے لگا کہ کیا آپؑ نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں ان کے علماء میں سے نہیں ہوں ؟!

حضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ میں ان کے جہال میں سے نہیں ہوں۔

نصرانی کہنے لگا مجھے بتایئے آپؑ لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جتنا جنت کے میوے کھائیں گے تو وہ بر طرف نہیں ہوں گے بلکہ اپنی پہلی حالت میں پلٹ آئیں گے آیا دنیا میں اس کی کوئی نظیر ہے؟

فرمایاہاں اس کی نظیر دنیا میں وہ چراغ ہے کہ جس سے لاکھ چراغ جلائے جائیں تو اس کی روشنی کم نہیں ہوتی اور ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

نصرانی کہنے لگا کہ آپؑ سے میں ایسا مسئلہ پوچھتا ہوں کہ جس کا آپؑ جواب نہیں دے سکیں گے۔

حضرتؑ نے فرمایا: سوال کرو۔

نصرانی کہنے لگا مجھے اس شخص کی خبر دو کہ جس نے اپنی بیوی سے ہمبستری کی اور وہ عورت دو بچوں سے حاملہ ہوئی اور دونوں ایک ہی وقت میں پیدا ہوئے اور ایک ہی وقت میں مرے لیکن مرنے کے وقت ایک کی عمر پچاس سال تھی اور دوسرے کی ایک سو پچاس سال؟

حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ دو فرزند عزیر اور عزرہیں کہ جن کی ماں ان سے ایک ہی رات اور ایک ہی وقت میں حاملہ ہوئی اور انہوں نے تیس سال مل کر زندگی گزاری، پس خداوند عالم نے عزیر کو مار دیا اور سو سال کے بعد اسے زندہ کیا اور اس نے مزید بیس سال اپنے بھائی کے ساتھ گذارے اور دونوں نے ایک ہی وقت میں وفات پائی۔

پس وہ نصرانی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے بڑے عالم کو لے کر آئے ہو تا کہ مجھے رسوا کرے۔ خدا کی قسم! جب تک یہ شخص شام میں موجود ہے میں تم سے کوئی بات نہیں کروں گا جو چاہو اس سے سوال کرو۔

دوسری روایت کے مطابق جب رات ہوئی تو وہ عالم حضرتؑ کے پاس آیا اور معجزات دیکھ کر مسلمان ہو گیا جب یہ خبر ہشام تک پہنچی اور اس سے کہا گیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے نصرانی کے ساتھ مباحثہ کی خبر شام میں

منتشر ہو گئی ہے اور اہل شام پر آپؑ کا علم و کمال ظاہر ہو گیا ہے تو اس نے میرے والد کے لئے تحفہ و انعام بھیجا اور ہمیں فوراً مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرتؑ کو قید کر دیا۔ جب اس ملعون کو لوگوں نے بتایا کہ سب اہل زندان ان کے مرید و معتقد ہو گئے ہیں تو پھر فوراً آپ کو مدینہ کی طرف روانہ کیا اور ہم سے پہلے ایک تیز رفتار قاصد روانہ کیا تاکہ ان شہروں میں جو راستہ میں پڑتے ہیں لوگوں کے درمیان منادی کرائی جائے کہ ابو تراب جادو گر کے دو بیٹے محمد بن علی علیہما السلام اور جعفر بن محمد علیہما السلام کہ جنہیں میں نے شام میں بلایا تھا وہ عیسائیوں کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور ان کا دین اختیار کر لیا ہے پس جو شخص ان سے کوئی خرید و فروخت کرے یا ان کو سلام کرے یا ان سے مصافحہ کرے تو اس کا خون حلال ہے۔

شہر مدین کے لوگوں کا امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ برتاؤ:

جب قاصد شہر مدین میں پہنچا اور اس کے بعد ہم اس شہر میں وارد ہوئے تو اس شہر کے لوگوں نے ہمارے سامنے شہر کے دروازے بند کر دیئے اور ہمیں گالیاں دینے لگے اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کو برا بھلا کہا اور جتنا ہمارے مولاؑ نے اصرار کیا وہ دروازہ نہیں کھولتے تھے اور ہمیں کھانے پینے کی چیزیں نہیں دیتے تھے۔ جب ہم دروازے کے قریب پہنچے تو میرے والد نے ان سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی اور فرمایا:

خدا سے ڈرو ہم ویسے نہیں جیسے تمہیں بتایا گیا ہے اور اگر (بالفرض) ایسے ہوں بھی تو تم یہود و نصاریٰ کے ساتھ معاملہ کرتے ہو پھر ہم سے خرید و فروخت کیوں نہیں کرتے؟!

وہ بد بخت کہنے لگے کہ آپؑ لوگ یہود و نصاریٰ سے بدتر ہیں کیونکہ وہ تو جزیہ دیتے ہیں آپؑ جزیہ نہیں دیتے۔ جتنا میرے والد نے انہیں وعظ و نصیحت کی کوئی فائدہ نہ ہوا وہ کہنے لگے ہم آپؑ کے لئے دروازہ نہیں کھولیں گے یہاں

تک کہ آپؑ اور آپؑ کے چوپائے ہلاک ہو جائیں۔ جب آپؑ نے ان اشرار کا اصرار دیکھا تو آپؑ سواری سے اُترے اور فرمایا: اے جعفرؑ! اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا۔ وہاں قریب ایک پہاڑ تھا جو مدین پر سایہ فگن تھا آپؑ اس پہاڑ پر تشریف لے گئے اور شہر کی طرف رخ کر کے انگلیاں اپنے کانوں پر رکھ کر وہ آیات جو خداوند عالم نے واقعہ حضرت شعیب علیہ السلام میں نازل فرمائی ہیں جو حضرت شعیب علیہ السلام کے اہل مدین پر مبعوث برسالت ہونے اور نافرمانی کی بناء پر ان کے عذاب میں مبتلا ہونے پر مشتمل ہیں، ان کے لئے پڑھیں اس آیت تک کہ خدا فرماتا ہے بقية الله خيرلكم ان كنتم مومنين بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ اگر تم مومن ہو۔ پھر فرمایا خدا کی قسم! ہم ہیں بقیۃ اللہ۔

پس خداوند عالم نے سیاہ آندھی چلائی کہ جس نے آپؑ کی آواز عورت مرد اور چھوٹے بڑے کے کان تک پہنچائی اور انہیں دہشت عظیم عارض ہوئی اور وہ لوگ چھتوں پر چڑھ آئے اور حضرتؑ کی طرف دیکھنے لگے۔ اہل مدین میں سے ایک بوڑھے شخص نے میرے والد کو اس حالت میں دیکھا تو بلند آواز سے شہر میں منادی کی کہ اے اہل مدین! خدا سے ڈرو کہ یہ شخص اس جگہ کھڑا ہے کہ جہاں جناب شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو نفرین کرتے وقت کھڑے تھے۔ خدا کی قسم! اگر اس کے لئے دروازہ نہ کھولا تو تم پر ان کی طرح عذاب نازل ہوگا۔ پس وہ لوگ ڈر گئے اور دروازے کھول دیئے اور ہمیں اپنے گھروں میں لے گئے اور کھانا کھلایا اور ہم دوسرے دن وہاں سے روانہ ہوئے۔

والی مدین نے یہ واقعہ ہشام کو لکھا اس ملعون نے اسے جواب میں لکھا تو اس بوڑھے شخص کو قتل کر دے اور دوسری روایت میں ہے کہ ہشام نے اسے اپنے پاس بلایا لیکن اس حد تک پہنچنے سے پہلے وہ بزرگ رحمت الٰہی سے جاملا، پس ہشام نے والی مدین کو خط لکھا کہ میرے والد کو وہ زہر سے شہید کر دے لیکن اس عمل کے انجام پانے سے پہلے ہشام جہنم کے درک اسفل میں جا پہنچا۔

کلینی نے صحیح سند کے ساتھ زرارہ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے ایک دن میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوں اور لوگ ہر طرف سے اس پہاڑ کے اوپر میری طرف آ رہے ہیں، جب اس پہاڑ کے گرد لوگ زیادہ جمع ہو گئے اچانک پہاڑ بلند ہوا لوگ ہر طرف سے گرنے لگے یہاں تک کہ تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے اور پانچ مرتبہ ایسا ہوا، حضرتؑ نے اس خواب کی تعبیر اپنی وفات قرار دی تھی اس خواب سے پانچ راتیں بعد حضرت رحمت رب الارباب سے جا ملے۔

کلینی نے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ ایک دن امام باقر علیہ السلام کا ایک دانت جدا ہوا وہ دانت آپؑ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا الحمد اللہ۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا کہ جب مجھے دفن کرنے لگو تو یہ دانت ساتھ ہی دفن کر دینا، چند سالوں کے بعد پھر آپؑ کا ایک دانت گر گیا تو اسے دائیں ہتھیلی میں لے کر کہا الحمد اللہ، اس کے بعد فرمایا: اے جعفرؑ! جب میری وفات ہو تو یہ دانت بھی میرے ساتھ دفن کرنا۔

کافی، بصائر الدرجات اور باقی کتب معتبرہ میں روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد سخت بیمار ہوئے کہ جس سے اکثر لوگ آپؑ کے بارے میں خائف تھے اور آپؑ کے اہل خانہ رونے لگے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اس بیماری میں میری وفات نہیں ہو گی، کیونکہ دو شخص میرے پاس آئے ہیں اور وہ مجھے بتا گئے ہیں پس آپؑ اس بیماری سے صحت یاب ہو گئے اور ایک مدت تک آپؑ صحیح و سالم رہے پھر ایک دن آپؑ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگوں کو بلاؤ۔ جب میں نے ان لوگوں کو بلایا، تو فرمایا: اے جعفرؑ! جب میں عالم بقاء کی طرف رحلت کر جاؤں تو تم مجھے غسل دینا اور تین پارچوں میں کفن دینا کہ جن میں سے ایک یمنی چادر تھی کہ جس میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے، اور ایک قمیض تھی کہ جسے خود پہنتے تھے اور فرمایا: میرے سر پر عمامہ باندھنا اور عمامہ کو کفن کے پارچوں میں شمار نہ کرنا اور لحد کے بجائے میرے لئے زمین کو کھودنا اور شق کرنا کیونکہ میرا جسم بھاری ہے اور مدینہ کی زمین میں میرے لئے لحد نہیں بنائی

جاسکتی اور میری قبر زمین سے چار انگل اونچی رکھنا اور میری قبر پر پانی ڈالنا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے ان تمام باتوں پر اہل مدینہ کو گواہ بنایا۔

جب وہ لوگ چلے گئے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے عرض کی اے بابا جان! جو کچھ آپؑ فرماتے اس پر عمل ہوتا گواہ بنانے کی ضرورت تو نہ تھی۔ حضرتؑ نے فرمایا اے بیٹا! میں نے گواہ اس لئے بنائے ہیں تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ تم میرے وصی ہو اور امامت کے سلسلہ میں تم سے جھگڑا نہ کریں۔ میں نے عرض کی بابا جان! میں آپؑ کو آج کے دن تمام دنوں کی نسبت زیادہ صحیح و سالم دیکھ رہا ہوں اور آپؑ میں کوئی تکلیف نہیں پاتا۔ حضرتؑ نے فرمایا: جن دو اشخاص نے مجھے پہلی بیماری میں خبر دی تھی کہ میں صحت یاب ہو جاؤں گا اس بیماری میں میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس بیماری میں عالم بقاء کی رحلت کروں گا اور دوسری روایت کے مطابق فرمایا اے بیٹا! کیا تم نے سنا نہیں کہ حضرت علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما مجھے دیوار کے پیچھے سے پکار رہے ہیں کہ اے محمد جلدی کرو ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

بصائر الدرجات میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ والد بزرگوار کی وفات کی رات میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے باتیں کر سکوں تو مجھے اشارہ کیا کہ ذرا دور رہو اور آپؑ کسی سے راز کی بات کر رہے تھے کہ میں جسے نہیں دیکھ رہا تھا یا یہ کہ آپؑ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے تھے پھر کچھ وقت گذرنے کے بعد میں آپؑ کی خدمت میں گیا تو فرمایا بیٹا میں اس رات اس دار فانی سے رخصت اور ریاض قدسی کی طرف رحلت کروں گا، اسی رات سرکار رسالت مآبؐ نے عالم بقاء کی طرف کوچ کیا تھا اور اسی وقت میرے والد حضرت علی بن الحسین علیہما السلام میرے لئے شربت لے کر آئے ہیں کہ جسے میں نے پیا ہے اور مجھے لقاء پروردگار کی بشارت دی ہے۔

قطب راوندی نے سند معتبر کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب والد بزرگوار کی وفات کی رات آئی اوران کی حالت متغیر ہوئی چونکہ وضو کا پانی ہر رات ان کے بستر کے قریب رکھتے تھے دو مرتبہ آپؑ نے فرمایا کہ اس پانی کو انڈیل دو۔ لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ حضرتؑ بخار کی بیہوشی سے یہ بات فرمارہے ہیں۔ میں گیااور میں نے وہ پانی انڈیل دیا، میں نے دیکھا کہ اس پانی میں چوہاپڑا تھااور حضرت کو نور امامت سے یہ معلوم تھا۔

کلینی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مدینہ سے چند میل دور تھااس نے عالم خواب میں دیکھا کہ جاؤامام محمد باقر علیہ السلام کی نماز پڑھوانہیں جنت البقیع میں غسل دے رہے ہیں، نیز سند حسن کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت باقر علیہ السلام نے آٹھ سو درہم اپنی تعزیت اور ماتم کے لئے وصیت کی اور سند موثق کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے کہااے جعفرؑ میرے مال میں سے کچھ ندبہ (گریہ وزاری وماتم) کرنے والوں کے لئے وقف کر دینا، تاکہ دس سال تک وہ میدان منیٰ میں حج کے موقع پر مجھ پر ندبہ و گریہ کریں اور رسم ماتم کی تجدید کریں اور میری مظلومیت پر گریہ وزاری کریں۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرتؑ کی تاریخ شہادت میں اختلاف ہے اور بندۂ حقیر کے مطابق آپؑ کی وفات پیر کے دن سات ذی الحجہ ۱۱۴ھ کو ستاون سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور یہ ہشام بن عبدالملک کی حکومت کا زمانہ تھااور کہا گیاہے کہ حضرتؑ کوابراہیم بن ولید بن عبدالملک بن مروان نے زہر سے شہید کیا تھااور شاید ہشام کے حکم سے تھااور آپؑ کی قبر مبارک بالاتفاق جنت البقیع میں آپؑ کے والدامجد امام زین العابدین علیہ السلام کے پہلو میں ہے۔

کلینی نے سند معتبر کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام نے عالم بقاء کی طرف رحلت کی تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہر رات اس حجرہ میں چراغ روشن کرتا ہوں کہ جس میں حضرتؑ نے وفات پائی تھی۔

چھٹی فصل: امام محمد باقر علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ

شیخ مفید طبری اور دوسرے علماء کے بیان کے مطابق حضرتؑ کے بیٹے اور بیٹیاں ملا کر کل سات افراد تھے ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام اور عبداللہ جناب ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر سے پیدا ہوئے اور ابراہیم و عبداللہ ام حکیم سے تھے اور یہ دونوں والد بزرگوار کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے اور علی و زینب وام سلمہ ایک کنیز سے ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ دوسری والدہ سے تھیں۔

روایت ہے کہ عبداللہ بنی امیہ کے ایک شخص کے پاس گئے۔ اس اموی نے چاہا کہ انہیں قتل کر دے۔ عبداللہ ابو نے کہا کہ مجھے قتل نہ کرو تاکہ میں خدا کے ہاں تمہاری سفارش کروں، اموی کہنے لگا تیرا یہ مقام و مرتبہ نہیں ہے پس انہیں زہر دے کر شہید کر دیا اور عبداللہ کا ایک بیٹا، اسماعیل نام کا ہے کہ جسے علماء رجال نے حضرت صادق علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔

ملا خلیل کی شرح کافی میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بیٹے عبداللہ کی ایک بیٹی تھی جس کی کنیت ام الخیر ہے، مدینہ میں ایک کنواں، الخیر کے نام سے منسوب ہے اور تاج الدین بن زہرہ حسینی نے نمایۃ الاختصار فی اخبار البیوتات العلویہ میں کہا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بیٹے علی کی ایک بیٹی تھی فاطمہ نام کی کہ جس سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شادی کی تھی اور علی کی قبر بغداد کے محلہ جعفریہ میں دیوار بغداد کی پشت پر واقع ہے۔

محب الدین نجار مورخ اپنی تاریخ میں کہتا ہے کہ طاہر کا مشہد جعفریہ میں ہے اور کہا ہے کہ وہ بستی اعمال خالص میں سے بغداد کے قریب ہے اس میں ایک پرانی قبر ظاہر ہوئی اور اس پر ایک پتھر تھا کہ جس پر لکھا تھا بِسمِ اللہ الرَحمٰنِ الرَحِیم هَذَا ضَرِیحُ الطَاهِرِ عَلِیِ بنِ مُحَمَدِ بنِ الحُسَینِ بنِ عَلِیِ بنِ اَبِی طَالِبٍ عَلَیهِمُ السَلاَمُ اور باقی پتھر

اس سے جدا ہو چکا تھا، پس اس پر اینٹوں سے گنبد بنایا گیا پھر اس کے بعد اس کی تعمیر علی بن نعیم شیخی نے کی جو مستوفیان میں سے تھا اور دیوان خالص کی کتابت اس سے متعلق تھی اور اس نے اس کو آراستہ اور مزین کیا اور پیتل کی قندیلیں اس میں آویزاں کیں اور اس کو کھلا صحن بنایا پس ان تعمیرات کے بعد وہ مشاہد اور مزارات میں سے ایک ہو گیا۔

تاج الدین کہتا ہے کہ یہ مشہد ہمارے زمانہ میں مجہول اور خراب ہو چکا ہے اور کچھ غریب و فقیر لوگ وہاں رہتے ہیں اور قریب ہے کہ اس کے آثار محو ہو جائیں۔

مولف کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے زمانے میں مشہور ہے وہ یہ کہ علی بن محمد باقر علیہ السلام کی قبر اطراف کاشان میں مشہد ازدہال میں ہے اور وہ مشہور ہے، شہزادہ سلطان علی کے نام سے اور اس مشہد میں اس کے ہونے کی تائید کرتی ہے وہ چیز جو بحر الانساب میں ہے کہ جس میں فرمایا ہے عَلِی بنُ مُحَمَّدِ البَاقِرِ علیہ السلام لَم یُعقِب سِویٰ بِنتٍ وَ دُفِنَ فِی نَاحِیَۃِ کَاشَانَ بِقَریَۃٍ یُقَالُ لَھَا بَارکُوسب فِی مَشھَدٍ اِنتَھٰی، علی ابن محمد کی صرف ایک بیٹی تھی اور وہ کاشان کے علاقہ میں بارکوسب بستی میں دفن ہے۔

فاضل خبیر مرزا عبداللہ صاحب ریاض العلماء سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا علی بن محمد باقر علیہ السلام کی قبر کاشان کے علاقہ میں ہے اور اس پر بڑا اونچا گنبد ہے اور اس کی کرامات ظاہر ہیں اور اصفہان میں مسجد شاہ کے قریب ایک بقعہ اور مزار ہے بنام احمد بن علی بن امام محمد باقر علیہ السلام اور وہاں ایک پتھر پر خط کوفی میں لکھا ہے "بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ کُلُّ نَفسٍ بِمَا کَسَبَت رَھِینَۃ ھَذَا قَبرُ اَحمَدِ بنِ عَلِی بنِ مُحَمَّدِ البَاقِرِ علیہ السلام وَتَجَاوَز عَن سَیِّئَاتِہٖ وَاَلحِقہُ بِالصَّالِحِینَ"

AL غازی CATERING

your choice our taste

WE MAKE ALL KIND OF PAKISTANI AND CHINESE DISHES ON ORDER.

DAILY LUNCH MENU

SOLDIER BAZAR

Chicken Bombay Biryani	110/-
Beef Bombay Biryani	110/-
Beef Pulao	100/-
Daal-Chawwal	50/-

RIZVIA

- Chicken Bombay Biryani
- Beef Pulao
- Daal-Chawwal
- Beef White Biryani (Friday)

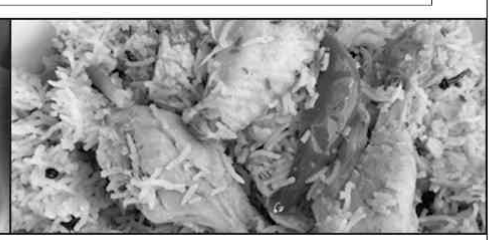

CONTACT FOR ORDER

Mob#1	0300-2435818	Mob#3	0331-2435888
Mob#2	0332-2435818	Mob#4	0331-2451959

Ptcl: 021-32235818

Home & Office DELIVERY

Mob: 0331-2451959 | Ph#: 021-32235818
Lunch Timings: 12:00 to 5:00 P.M.

SOLDIER BAZAR BRANCH
Shop No.1, Plot-40, Soldier Bazar No.1, Karachi.

RIZVIA BRANCH
Shop No.7, Opp. Rizvia Imam bargah, Rizvia Society, Karachi.

Info@alghazi.com.pk
www.alghazi.com.pk
/alghazicaterers

ADIL FURNISHERS & GENERAL CONTRACTOR

Shabbir Ali +92 321 2419 020
Ali Asghar +92 333 2136 519
(Raju Bhai)

Interior & Exterior Work Expert

What We Do..!!

All Kinds of Wooden, Aluminum, Glass, Title, Colour, Flooring, Electrical, Plumbring, Fallsealing, Sealing Maintenance & Civilworks

WOODEN WORKS

Solid Wood Door | Office Furniture | Bridal Furniture | Alam Cabinet
American/Italian Kitchen types: (Acrylic, Polyester & Lamination)

ALUMINUM WORKS

Sliding and Openable Door | 12mm Front Elevation Work
Aluminum Kitchen

OUR CLIENTS

HABIB GROUP

Stile
A HOUSE OF HABIB Group Company

wasim badami
BY HEMANI

& many more

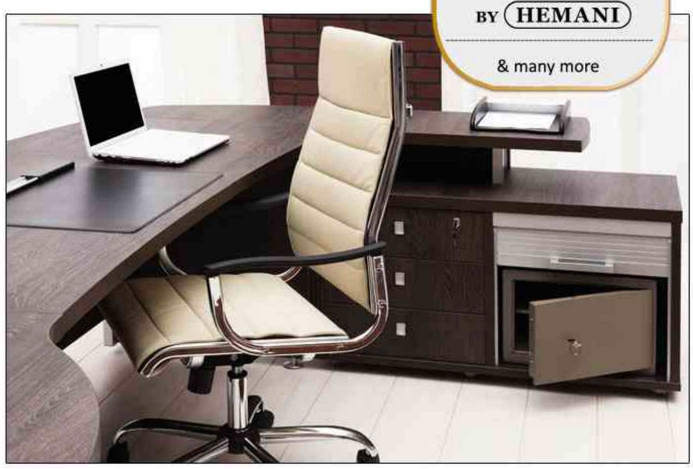

Shop # 2, Zainabia Park View, Block-B, M.A. Jinnah Road, Numaish, Karachi.

RELIGIOUS AIR
TRAVEL & TOURS

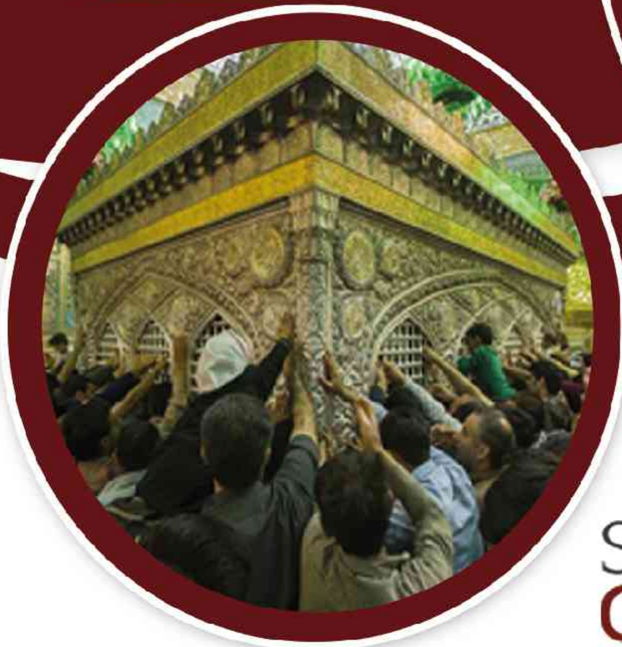

SPECIAL ZIYARAT
GROUPS FOR WINTERS

STANDARD GROUPS

ONLY IRAQ (Emirates)

DEP: **23RD DEC**
DAYS: **11 DAYS**
COST: $770

IRAQ & IRAN

DEP: **23RD DEC**
DAYS: **18DAYS**
COST: $1150

DISCOUNTED GROUPS

ONLY IRAQ (QATAR)

DEP: **25TH DEC**
DAYS: **11 DAYS**
COST: $700

JANUARY GROUPS - 2018

ONLY IRAQ

DEP: **8TH JAN**
DAYS: **11 DAYS**
COST: $735

IRAN+IRAQ+ SYRIA+BEIRUT

DEP: **1ST JAN**
DAYS: **23 DAYS**
COST: $1675

IRAQ+SYRIA:

DEP: **8TH JAN**
DAYS: **16 DAYS**
COST: $1225

IRAN+IRAQ:
(IRAN TO IRAQ BY AIR)

DEP: **1ST JAN**
DAYS: **18 DAYS**
COST: $1150

Shop No.3, Qasr-e-Zehra Building, Opp. Nshter Park Near Bohri Jamat Khana, Soldier Bazar # 3, Karachi, Pakistan - 74000.
info@religiousair.com www.religiousair.com /religiousair

021-32293765 / 66 -67
0334-3621117 | 0334-3641117